# وفات رسولؐ کے بعد خاندانِ رسالت پر کیا گذری؟

تحقیق و تالیف: محقق بزرگوار جناب عبدالزہراء مہدی

ترجمہ: سید احمد علی عابدی

ناشر: نور اسلام امامباڑہ، فیض آباد

https://downloadshiabooks.com/

نام کتاب : وفات رسولؐ کے بعد خاندان رسالت پر کیا گذری؟

تحقیق و تالیف : عالیجناب عبد الزہراء مہدی

ترجمہ : سیّد احمد علی عابدی

ناشر : نور اسلام۔ امام باڑہ، فیض آباد (یوپی)

تعداد : ایک ہزار (تیسرا ایڈیشن)

تاریخ : جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ، اپریل ۲۰۱۰ء

قیمت : ۷۵/روپئے

ملنے کا پتہ : نور اسلام امامباڑہ، فیض آباد، (یو۔پی) ۲۲۴۰۰۱

نور اسلام پوسٹ بکس نمبر ۳۴۹۹ ممبئی نمبر: ۴۰۰۰۰۳

https://downloadshiabooks.com/

بسمہ وبذکرہ ولیہ

# بطور ابتداء

قرآن کریم نے اہل بیت علیہم السلام کی محبت اور مودّت کو اجر رسالت قرار دیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بار بار اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ نیک برتاؤ کی تاکید کی۔

اہل بیت علیہم السلام کا بار بار علی الاعلان تعارف کرایا۔

ان کو اذیت دینے سے منع کیا۔

اور بار بار فرمایا

**میں قیامت میں تم سے اہل بیت کے بارے میں دریافت کروں گا۔**

قرآن کریم نے آیہ تطہیر کے ذریعہ ان کی طہارت کا اعلان فرمایا۔

آیہ تطہیر کے نازل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزانہ جناب فاطمہ زہراء علیہا السلام کے دروازہ پر کھڑے ہو کر سلام کرتے اور آیہ تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے۔

جناب فاطمہ زہراء علیہا السلام کے گھر کا دروازہ مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کھلتا تھا۔

اِس وقت مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جو روضہ ہے اسی کے ایک حصہ میں حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کا گھر تھا۔ جس گھر کا دروازہ مسجد میں کھلتا ہو اور جدھر سے گھر والوں کا آنا جانا ہو وہ گھر مسجد سے کس قدر نزدیک ہو گا۔ اس گھر میں جو کچھ ہو اس

https://downloadshiabooks.com/

سے اہل مسجد ضرور بالضرور واقف ہوں گے۔ خاص کر اس وقت جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کو صرف چند ہی دن گذرے ہوں تو لوگ برابر مسجد میں رہتے ہونگے۔

مسجد کو خدا نے عبادت کی جگہ قرار دیا ہے۔ مسجد کا احترام ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔

یہ مسجد مرکز شہر میں تھی اور اس وقت کی تمام فعالیت کا مرکز تھی۔

اسی مسجد میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو بار بار اپنے زانو پر بٹھا کر ان کا تعارف کرایا تھا ان کے احترام سے واقف کرایا تھا۔

اسی مسجد میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب فاطمہ زہراء علیہا السلام کے احترام میں کھڑے ہو جاتے تھے۔ یہیں جناب فاطمہ علیہا السلام کے فضائل و مناقب بیان ہوتے تھے اسی مسجد میں فرمایا تھا۔

فاطمہ بضعة منی

"فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اس کو اذیت پہونچائی اس نے مجھے اذیت پہونچائی۔"

قرآن کریم نے سورہ احزاب میں ان لوگوں پر لعنت کی ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پہونچاتے ہیں۔

اسی مسجد میں حضرت علی علیہ السلام کے فضائل و مناقب بیان ہوتے تھے۔

https://downloadshiabooks.com/

اسی مسجد میں جناب فاطمہ زہراء علیہاالسلام کے گھر کے دروازہ تھا جس کو کھلا رکھنے کا حکم خدا نے دیا تھا۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کے حکم سے ہر ایک کا دروازہ بند کر دیا تھا صرف جناب فاطمہ زہراء علیہاالسلام کا دروازہ کھلا رکھا تھا۔ اسی دروازہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کرتے تھے۔

اور پھر اسی مسجد میں اسی خدا کے گھر میں انھیں لوگوں کے سامنے اسی دروازہ میں آگ لگائی گئی اس گھر پر حملہ کیا گیا۔

جس منبر سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل بیت علیہم السلام کے فضائل بیان کئے تھے اسی منبر سے اس گھر پر حملہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

افسوس اور ہزار افسوس ہے تو ان لوگوں پر ہے جن کی نگاہوں میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر تھی اور جن کے کانوں میں آنحضرت کی آواز گونج رہی تھی کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے دی۔

وہی لوگ اپنی انھیں آنکھوں سے مظالم دیکھ رہے تھے کانوں سے سن رہے تھے۔ اور خاموش کھڑے تھے۔

ان کی خاموشی نے ظالموں کے حوصلہ بڑھائے۔

آج بھی دنیا کی ذاتی و محدود مفاد کی خاموشی ظالموں کے لئے میدان فراہم کر رہی ہے۔

جناب فاطمہ زہراء علیہاالسلام کا گھر مدینہ منورہ کے کسی گوشہ میں نہیں تھا مسجد النبی

https://downloadshiabooks.com/

سے بہت دور نہیں تھا تا کہ لوگوں کو اس گھر پر ہونے والے مظالم کی اطلاع نہ ہو اور صرف "چند افراد" کی سازش سے یہ دردناک واقعات رونما ہوئے ہوں اور بقیہ لوگوں کو واقعہ کے بعد اطلاع ملی ہو۔

ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ گھر مسجد کے ساتھ تھا اور اس کا دروازہ مسجد میں تھا۔ یعنی جس وقت لوگ لکڑی اور آگ لے کر گئے ہوں گے تو اسی مسجد کے اندر سے گئے ہوں گے اور جو جو لوگ اس حملہ میں شریک ہوں گے وہ اسی مسجد میں رہے ہوں گے اس وقت مدینہ منورہ کی ساری آبادی اسی مسجد کے گرد تھی۔ اس وقت تمام مدینہ والے ان مظالم سے واقف رہے رہوں گے اور ان کے سامنے مظالم ہو رہے ہوں گے۔ آئندہ صفحات سے یہ بات خوب اچھی طرح واضح ہو جائے گی کہ مظالم کا سلسلہ تا دیر چلتا رہا۔

اگر لوگوں میں روکنے کی جرأت نہیں تھی تو بھی اگر یہ لوگ ایک ایک کر کے چلے جاتے تو صرف چند ظالموں کے علاوہ کوئی نہ رہتا اور پھر ان چند میں اس ظلم کا حوصلہ نہ ہوتا۔ مگر "تازہ تازہ صاحبان ایمان کی موجودگی نے حوصلہ افزائی کی۔ لہٰذا یہ سب کے سب اس ظلم میں شریک ہیں۔ کیونکہ حدیث ہے۔

"کسی فعل پر راضی رہنا گویا وہ فعل انجام دینا ہے۔"

ظلم کرنے کے بعد صرف زبانی معذرت کرنا ظلم کی بھرپائی نہیں ہے بلکہ ان حقوق کی واپسی ہے جو غصب کیا گیا۔ کیا غاصبوں نے خلافت اور فدک واپس کر دیا؟

آئندہ صفحات میں جو واقعات آپ مطالعہ فرمائیں گے۔ ان سے رونگٹے

https://downloadshiabooks.com/

کھڑے ہو جاتے ہیں۔

کہ کس طرح اہل بیت علیہم السلام پر مظالم ڈھائے گئے کیا ایک مسلمان یا ایک انسان اس قدر گر سکتا ہے؟

جس رسول نے کفار و مشرکین اور اپنے جانی دشمنوں کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کیا ہو۔ اس کے احسانات کا اتنا دردناک بدلہ۔

ان صفحات میں جہاں مظالم کی خونچکاں داستان ہے وہاں دین اسلام کی حفاظت کی خاطر اہل بیت علیہم السلام کے صبر وضبط و تحمل کے واقعات بھی ہیں۔ اور اسی بنا پر آج اسلام زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا۔

عقیدت مندوں کی ہمیشہ یہ عادت رہی ہے کہ اپنے مراکز عقیدت کا دامن مظالم اور بدنما دھبّوں سے پاک دیکھنا چاہتے ہیں۔ اسی بنا پر بعض لوگ یہ ماننے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جناب فاطمہ زہرء علیہا السلام کے گھر پر مسلمانوں نے حملہ کیا ہو۔

محقق بصیر جناب عبد الزہراء مہدی نے

''الهجوم على بيت فاطمه علیہا السلام'' نامی کتاب لکھ کر ان تمام ''عقیدت مندوں'' کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ تفصیلات کے ساتھ اور قدم قدم پر شیعہ و سنی کی معتبر کتابوں سے حوالہ پیش کر دئے ہیں۔ آنکھیں کھول دینا الگ مسئلہ ہے اور آنکھوں سے دیکھنا اور پھر اس پر یقین کرنا اور عقیدت مندانہ خیالات کی حقائق کی روشنی میں اصلاح کرنا الگ مسئلہ ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

اسلام لانے کے بعد بھی بہت سے لوگوں کے دلوں سے بتوں کی محبت نہ جا سکی۔

اس وقت جو کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے وہ اسی گرانقدر کتاب کی تیسری فصل کا ترجمہ ہے۔

امید ہے کہ یہ نہایت ناچیز کوشش خدا اور اہل بیت علیہم السلام کی بارگاہ میں قبول ہوگی۔

اس روز روشن کی امید میں جب جناب فاطمہ علیہا السلام کا چاند غیبت کی بدلیوں سے نمودار ہوگا۔

مظلومیت فاطمہ علیہا السلام کا انتقام لے گا۔ جناب زہراء علیہا السلام کی قبر اقدس کا نشان ظاہر ہوگا۔ بقیع آباد ہوگی، زیارت آزاد ہوگی۔

جناب زہراء علیہا السلام کے لبوں پر مسکراہٹ ہوگی ان کا فرزند حضرت علی علیہ السلام کی ولایت یعنی غدیری اسلام کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ اور ساری دنیا پر چھا جائیگا۔

اسی عزیز زہراء کی خدمت میں بضاعت مزجاۃ کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

یٰاَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَیْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَیْنَا، اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ۔[۱]

ناچیز خادم

عابدی

---

۱ سورہ یوسف:۸۸

https://downloadshiabooks.com/

بسمہ و بذکرہ ولیہ

# خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا......؟

قرآن کریم نے

- اہل بیت علیہم السلام کی محبت اور مودت کو اجر رسالت قرار دیا ہے۔
- قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

"(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کہدیجئے میں تم لوگوں سے اپنی رسالت کا اجر طلب نہیں کرتا مگر صرف میرے اہل بیت کی مودت و محبت۔"[۱]

- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ
- "اے صاحبان ایمان، رسول کے گھروں میں بغیر اجازت مت داخل ہو۔"[۲]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

- "یقیناً فاطمہ علیہا السلام کا دروازہ میرا دروازہ ہے ان کا گھر میرا گھر ہے۔ جس نے اس کی بے حرمتی کی اس نے خدا کے حجاب کو پارہ کیا۔"[۳]

---

۱ سورہ شوریٰ: ۲۲

۲ سورہ احزاب: ۵۳

۳ بحار الانوار ۲۲/ ۴۷۷

https://downloadshiabooks.com/

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔

- ”جو ہمارے اوپر ہوئے مظالم سے واقف نہ ہو۔ ہمارے حقوق غصب ہونے سے آگاہ نہ ہو۔ ہمارے ساتھ امت کے برتاؤ سے باخبر نہ ہو۔ وہ ظلم کرنے والوں کے ساتھ شریک ہے۔“[۱]

۱ عقاب الاعمال ۲۰۸، بحار الانوار ۲۷/۵۵

https://downloadshiabooks.com/

اور

امت نے

اہل بیت علیہم السلام

کے ساتھ

کیا کیا؟

آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں......

http://...shiabooks.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلّی اللہ علیک یا ولی العصر ؑ ادرکنا

# وفات رسولؐ کے بعد

# خاندانِ رسالت پر کیا گذری؟

## پہلا حملہ

جب حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کر چکے تو اس کام میں (قرآن کریم کو احادیث نبویؐ کی روشنی میں جمع کرنے میں) مشغول ہو گئے جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سپرد کیا تھا مولا گھر ہی میں رہے۔[۱] بنی ہاشم کے کچھ افراد اور مہاجرین و انصار[۲] کے کچھ لوگ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے جن میں جناب عباس[۳]، زبیر[۴]، مقداد[۵]، طلحہ[۶]، سعد بن ابی وقاص[۷]،

---

۱ اثبات الوصیۃ: ص ۱۵۴۔۱۵۵

۲ تاریخ طبری جلد ۳ ص ۲۰۲، تاریخ یعقوبی جلد ۲ ص ۱۲۶ و نہج الحق ص ۲۷۱

۳ عقد الفرید جلد ۴ ص ۲۵۹

۴ تاریخ طبری جلد ۳ ص ۲۰۲ اور بہت سے موٴرخین نے ذکر کیا ہے۔

۵ شرح نہج البلاغہ جلد ۲ ص ۵۶

۶ تاریخ طبری جلد ۲ ص ۲۰۲، کامل ابن اثیر جلد ۲ ص ۳۲۵ اور ان چاروں افراد کا تذکرہ سیرت حلبیہ جلد ۳ ص ۳۶۰ میں ہے۔

۷ شرح نہج البلاغہ جلد ۲ ص ۵۲

https://downloadshiabooks.com/

نمایاں تھے۔ یہ لوگ ابو بکر کی بیعت سے خوش نہیں تھے۱، اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے تھے اپنی ناراضگی کا اظہار۲، اور حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی بیعت کرنا چاہتے تھے۔۳

معاویہ نے اپنے ایک خط میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ”آپ نے ابو بکر سے حسد کیا۔ ان کے خلاف شورش کی، فساد کو پھیلانا چاہا، اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور لوگوں کو گمراہ کرتے رہے تا کہ لوگ ابو بکر کی بیعت نہ کریں۔۴

جن لوگوں نے ابو بکر کی بیعت کی تھی عمر، ان کی جماعت لے کر ان کے پاس گئے جن میں اسید بن حضیر، سلمہ بن سلامہ بھی شامل تھے سب نے ان لوگوں سے کہا۔ لوگوں نے ابو بکر کی بیعت کرلی ہے تم لوگ بھی ابو بکر کی بیعت کرلو۔ یہ سن کر زبیر اپنی تلوار سے حملہ آور ہوئے۔ اس پر عمر نے کہا اس کتے کو روک لو اور اس کے شر سے ہم کو محفوظ رکھو۔ سلمہ بن سلامہ نے فوراً بڑھ کر زبیر کے ہاتھوں سے تلوار چھین کر عمر کو دے دی عمر نے زمین پر مار کر تلوار توڑ دی۵ اور جتنے بنی ہاشم وہاں

---

۱ ریاض النضرۃ جلد ۱ ص ۲۴۱ و تاریخ الخمیس جلد ۲ ص ۱۶۹

۲ الجمل ص ۱۱۷

۳ شرح نہج البلاغہ جلد ۲ ص ۵۶

۴ شرح نہج البلاغہ جلد ۱۵ ص ۱۸۶

۵ میں کہتا ہوں (مصنف) زبیر کا اپنی تلوار تان کر نکلنا یہ دوسرے حملے میں تھا جو کہ تیسرے حملے سے قبل ذرا سے اختلاف کے ساتھ تھا۔ اور زبیر نے مجبور ہو کر بیعت کی۔ ملاحظہ فرمائیں۔ تاریخ طبری جلد ۳ ص ۲۰۳، کامل ابن اثیر جلد ۲ ص ۳۲۵، شرح نہج البلاغہ جلد ۲ ص ۴۵، ۵۰، ۵۶ و جلد ۶ ص



موجود تھے سب کو گھیر کر ابو بکر کے پاس لے گئے اور کہنے لگے۔ ”ابو بکر کی بیعت کرو لوگوں نے ان کی بیعت کرلی ہے۔ اور خدا کی قسم اگر تم لوگوں نے انکار کیا تو ہم تلوار سے کام لیں گے۔ اس صورت حال کو دیکھ کر بنی ہاشم نے بیعت کرلی،۱ لیکن حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے بیعت نہیں کی اور فرمایا۔

”میں اس بات کا تم سے زیادہ حقدار ہوں تم لوگوں کو میری بیعت کرنا چاہیے۔ تم لوگوں نے انصار سے رسول خدا سے قرابت کی بنیاد پر یہ چیز حاصل کی ہے اور اسی چیز کو ہم اہل بیت سے غصب کرنا چاہتے ہو؟ کیا تم لوگوں نے انصار کے مقابلہ میں یہ دلیل نہیں پیش کی تھی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرابت کی بنا پر تم اس کے زیادہ حقدار ہو اس بنا پر انھوں نے یہ چیز تمہارے حوالے کر دی۔ جو دلیل تم نے انصار کے سامنے پیش کی وہی میں تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں۔ میں

---

۴۷۔۴۸، المسترشد، ص ۳۷۸، لیکن پہلے حملے میں مؤرخین نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے بیعت نہیں کی، بلکہ عمر کے جواب میں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم میں تمہاری بات کو تسلیم نہیں کروں گا اور ابو بکر کی بیعت نہیں کر سکتا۔ اور دیگر روایتوں میں بھی مذکور ہے کہ اس وقت امیر المؤمنین علیہ السلام کا یہ جواب سن کر لوگ خاموش رہے۔ لہٰذا پہلے حملے سے متعلق جو روایتیں موجود ہیں ان کتابوں کی طرف رجوع فرمائیں جیسے الایضاح ص ۳۶۷، المسترشد ص ۳۸۱، خلاصہ مطلب یہ ہے کہ زبیر کا نکلنا اور اپنی تلوار کا کھینچنا یہ ایک وہم و گمان ہے جو روایوں سے سرزد ہوا ہے اور یہ پہلے اور دوسرے حملے کو خلط ملط کرنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔

۱ ابن ابی الحدید نے بنی ہاشم کی بیعت کا ذکر نہیں کیا کہ انھوں نے اس وقت ابو بکر کی بیعت کی ہو بلکہ مؤرخین نے جو ذکر کیا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام اور یہ تمام کے تمام بنی ہاشم نے فاطمہ زہرا علیہا السلام کی زندگی میں ابو بکر کی بیعت نہیں کی ابن ابی الحدید کے قول کی تائید گذشتہ جملہ کر رہا ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

حضرت رسول خداﷺ کی زندگی اوران کے انتقال کے بعد ان سے سب سے زیادہ نزدیک اور سزاوار ہوں۔ میں ان کا وصی ہوں ان کا وزیر ہوں، ان کا رازدار ہوں، ان کے علم کا خزانہ دار ہوں۔ میں صدیق اکبر ہوں، سب سے پہلے میں ان پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی، تم میں سب سے زیادہ مشرکین سے جہاد میں نے کیا۔ قرآن اور سنت کا تم میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا میں ہوں، تم میں سے سب سے زیادہ دینی معلومات میرے پاس ہیں۔ انجام کار سے سب سے زیادہ میں واقف ہوں۔ سب سے زیادہ صاحب بیان اور قوی دل رکھتا ہوں۔ تم لوگ کس بنیاد پر یہ چیز (خلافت) ہم سے چھین رہے ہو۔ اگر تمہارے دل میں ذرا بھی خدا کا خوف ہے تو ہمارے ساتھ انصاف کرو۔ جس طرح سے تم اپنے لئے انصار کے مقابلے میں منزلت کے قائل ہو اسی طرح ہمارے لئے اپنے ساتھ قائل رہو ورنہ تم ظلم میں گرفتار ہوگے اور تمہیں معلوم ہے اس کا انجام کیا ہوگا۔

اس پر عمر نے کہا، کیا بنی ہاشم کی روش آپ کے لئے نمونہ نہیں ہے؟

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

”تم خود ہی بنی ہاشم سے دریافت کرلو۔ بنی ہاشم کے جو لوگ بیعت کرچکے تھے انھوں نے فوراً کہا، ہماری بیعت علی کے لئے حجت نہیں ہے۔ معاذ اللہ ہم اور علی کی برابری، ہجرت میں، جہاد میں، رسول اللہ ﷺ سے قرابت میں ان کا کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے۔“

اس پر عمر نے کہا: ”ہم آپ کو چھوڑیں گے نہیں جب تک آپ بیعت نہ کریں



چاہے خوشی سے چاہے جبر واکراہ سے۔“

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ”آج تم ان کے لئے میدان ہموار کرو ان کے لئے بات پکی کرو وہ کل تمہیں واپس کر دیں گے۔ میں تمہاری بات نہیں مانوں گا اور میں ہرگز بیعت نہیں کروں گا۔“

اس پر ابو بکر نے کہا: ”اے ابوالحسن ذرا آہستہ ہم آپ پر دباؤ نہیں ڈالتے اور نہ آپ کو مجبور کرتے ہیں۔“

اس وقت ابو عبیدہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے: یا ابن عم، ہم آپ کی قرابت، اسلام میں آپ کی سابقیت، آپ کے علم، آپ کی نصرت و مدد کا انکار نہیں کرتے ہیں لیکن اتنا ہے کہ آپ کی عمر ذرا کم ہے۔ (اس وقت مولا کی عمر ۳۳ سال تھی) ابو بکر آپ کی قوم میں بزرگ ہیں سن رسیدہ ہیں۔[1] وہ اس بار کو بہتر طریقے سے اٹھا سکتے ہیں۔ اور اب تو جو کچھ ہونا تھا ہو چکا۔ اب آپ ان کے سامنے تسلیم ہو جایئے۔ اگر خدا نے آپ کو طویل عمر دی تو یہ خلافت آپ کے حوالے کر دیں گے اس وقت کوئی دو آدمی بھی آپس میں اختلاف نہیں کریں گے۔ اس وقت آپ اس کے زیادہ سزاوار اور حقدار ہوں گے۔ (دیکھئے وقت سے پہلے ہنگامہ اور فتنہ نہ برپا کیجئے آپ تو جانتے ہیں کہ عرب اور غیر عرب کے دل میں آپ کے

---

۱ ابن قتیبہ اور ابن ابی الحدید نے اس کا تذکرہ یوں کیا ہے۔ یہ لوگ آپ کے قوم کے بزرگ ہیں ان کے جیسا آپ کے پاس تجربہ بھی نہیں ہے اور نہ ہی آپ کو مسائل سے آشنائی ہے۔ اس کلام میں (پارٹی) حکومت کی طرف اشارہ ہے نہ شخص ابو بکر کی طرف غور کریں۔

https://downloadshiabooks.com/

بارے میں کیا خیالات ہیں۔)

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: "اے گروہ مہاجرین و انصار تمہیں خدا کی قسم تمہیں خدا کی قسم میرے سلسلے میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے جو عہد و پیمان لیا ہے اس کو فراموش نہ کرو۔ حکومت و خلافت کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان سے اپنے گھروں میں مت لے جاؤ صاحبان حق کی حمایت کرو ان کا ساتھ دو ان کی طرف سے دفاع کرو۔ اے لوگو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حتمی فیصلہ کر دیا ہے جس سے تم اچھی طرح واقف ہو ہم اہل بیت اس خلافت کے تم سے کہیں زیادہ حقدار ہیں۔ کیا ہم میں قاریان قرآن نہیں ہیں؟ کیا ہم میں دین کے واقف کار نہیں ہیں؟ کیا عوام کے امور ہم بہتر نہیں جانتے ہیں؟ یہ سب چیزیں ہم میں پائی جاتی ہیں تم میں نہیں۔ دیکھو خواہشات کی پیروی نہ کرو ورنہ تم حق سے دور ہو جاؤ گے نئ بات تمہارے سوابق کو برباد کر دیگی۔"

اس وقت بشیر بن سعد انصاری (جنھوں نے ابو بکر کے لئے زمین ہموار کی تھی) نے کہا، "اے ابو الحسن اگر انصار آپ کی یہ باتیں ابو بکر کا ساتھ دینے سے پہلے سن لیتے تو آپ کے بارے میں دو آدمی بھی اختلاف نہ کرتے۔"

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: "میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا غسل و کفن چھوڑ کر چلا آتا اور اس حکومت میں جھگڑا کرتا؟!!"

ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے، "میری بیعت تو ابو بکر کی بیعت سے بہت پہلے ہے۔ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے گواہ ہیں خدا نے اس کا حکم دیا۔ کیا



لوگوں نے میری بیعت نہیں کی تھی۔ یہ دونوں اس بات کا کیوں دعویٰ کر رہے ہیں جس کے یہ کسی طرح حقدار نہیں ہیں۔"[1]

(خدا کی قسم تم کسی ایک آدمی کا نام لو جو اس سلسلے میں ہم اہل بیت سے جھگڑا کرنا چاہتا ہو اور اپنے لئے اس منبر کو جائز اور مناسب سمجھتا ہو جس کو تم جائز سمجھ رہے ہو۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر کے دن کسی ایک کے لئے کوئی حجت و دلیل باقی نہیں رکھی۔ میں تم لوگوں کو خدا کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کس نے غدیر کے دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا نہ ہو۔"

''من كنت مولاه فهذا على مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله.''

"جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علی مولا ہیں خدایا تو اس کو دوست رکھ جو علی کو ولی مانے اور جو علی سے دشمنی کرے تو بھی اس کو دشمن رکھ۔ ان کی مدد کرنے والوں کی مدد کر اور ان کا ساتھ چھوڑنے والوں کو رسوا کر۔"

جس نے سنا ہے بس وہ گواہی دے۔

زید بن ارقم کا بیان ہے: بارہ مجاہدین بدر نے گواہی دی اور میں نے بھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سنا تھا مگر میں چھپا لے گیا اسی دن میری آنکھوں کی روشنی چلی گئی۔

---

۱ مثالب النواصب ص ۱۳۹

https://downloadshiabooks.com/

گفتگو زیادہ ہونے لگی آوازیں بلند ہو گئیں۔ عمر کو یہ خوف ہوا کہیں لوگ علی کی باتوں پر دھیان نہ دینے لگیں۔ اس بنا پر مجلس برخاست کر دی اور کہا: خدا دلوں اور آنکھوں کا پھیرنے والا ہے۔ ابوالحسن لوگوں کی پسند سے دھیان ہٹا رہے ہیں۔ اس وقت سب لوگ وہاں سے چلے گئے۔[1]

## حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا قرآن جمع کرنا:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن کے بعد آنحضرتؐ کی وصیت کے مطابق حضرت علی علیہ السلام قرآن جمع کرنے میں مشغول ہو گئے اور وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

---

۱ احتجاج طبرسی ص ۷۳-۷۵، بحار الانوار، جلد ۲۸ ص ۱۸۳-۱۸۸، الامامۃ والسیاسۃ جلد ۱ ص ۱۸-۱۹ و مثالب النواصب ص ۱۳۸-۱۳۹ و شرح نہج البلاغہ جلد ۶ ص ۱۱-۱۲، اور ہم نے کتاب الامامۃ والسیاسۃ اور شرح نہج البلاغہ میں جو جگہیں حذف کی گئی ہیں وہاں کی ( ) کی علامت لگا دی ہے اور غور وخوض کے بعد آپ کو پتہ چلے گا کہ یہ چیزیں امیر المؤمنین علیہ السلام کی امامت و وصایت پر نص تھیں، لیکن ان لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام کے اس قول کے بارے میں کیا کیا، کہ "تم لوگوں نے ہم اہل بیت سے ہمارے حق کو چھین لیا۔ اور حضرت کا یہ فرمانا کہ ان لوگوں نے ظلم کیا اور تمہیں خبر تھی؟ پھر واقدی نے اپنی کتاب الردّہ ص ۴۶-۴۷ پر بعض ان چیزوں کا ذکر کیا ہے جو اس نشست میں واقع ہوئی تھیں۔ الفتوح، احمد بن اعثم کوفی جلد ۱ ص ۱۳-۱۴، روضۃ الصفا جلد ۲ ص ۵۹۵-۵۹۷، حبیب السیر جلد ۱ ص ۴۴۷، المسترشد ص ۳۷۴-۳۷۶ (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے)، انوار الیقین، تالیف حسین زیدی ص ۳۸۰، شفاء صدور الناس ص ۴۷۸-۴۷۹، التاریخ السیاسی والحضاری تالیف سید عبد العزیز سالم ص ۱۷۷، تاریخ الدولۃ العربیۃ ص ۱۶۱، دائرۃ المعارف تالیف محمد فرید وجدی جلد ۳ ص ۷۵۸-۷۵۹۔



وفات کے تین دن بعد یعنی بدھ[1] سے مشغول ہو گئے۔ ابو بکر کے مخالفین کی تعداد اچھی خاصی تھی۔ ابو بکر اور عمر لوگوں پر بیعت کے لئے دباؤ ڈال رہے تھے۔ اس وقت "ام مسطح بن اثاثہ" نے قبر نبیؐ کے پاس ان اشعار کے ذریعہ فریاد کی۔

قد کانت امور و انباء دھنشیہ — لو کنت شاھدھا لم تکثر الخطب

انا فقدناك فقد الارض وابلھا — واختل قومك فاشھدھم ولا تغب[2]

"واقعات ہیں خبریں ہیں اور طرح طرح کی باتیں اگر آپ ان کو دیکھتے تو اتنی زیادہ باتیں نہ ہوتیں۔"

"ہمارا آپ کے فیض سے محروم ہونا ایسا ہے جیسے زمین بارش سے محروم ہو جائے آپ کی امت نے بڑی خاموشی سے دھوکہ دیا آپ آئیں اور

---

۱ جیسا کہ فریقین کی روایتوں میں ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب بدھ سپرد لحد ہوئے۔ لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں کہ بدھ کا دن، آغاز جمع قرآن کا پہلا دن تھا۔ یہ تو ابتداء تھی لیکن کب فارغ ہوئے (کتنے دنوں میں یہ کام مکمل ہوا؟) تو فرات کوفی کی روایت جو امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل ہوئی اور ابن ندیم نے اپنی فہرست میں جس کا ذکر کیا ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت تین دن میں جمع قرآن سے فارغ ہوئے۔ رجوع فرمائیں تفسیر فرات کوفی ص ۳۹۸-۳۹۹، بحار جلد ۲۳ ص ۲۴۹، الفہرست ص ۳۰، لیکن بعض روایتوں میں امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے ساتویں دن ایک خطبہ (خطبہ وسیلہ) ارشاد فرمایا، بعض نسخوں میں ۹ دن کے بعد، اور حضرت نے یہ خطبہ جمع قرآن سے فارغ ہونے کے بعد دیا۔ الکافی جلد ۸ ص ۱۷، التوحید ص ۷۳، امالی الصدوق ص ۳۲۰، امالی شیخ طوسی جلد ۱ ص ۲۶۳، بحار الانوار جلد ۴ ص ۱۲۲ و جلد ۷۷ ص ۳۸۲۔

۲ شرح نہج البلاغہ جلد ۲ ص ۵۰ جلد ۶ ص ۴۶

https://downloadshiabooks.com/

**ان حالات پر گواہ رہیں۔"**

کہتے ہیں زبیر اور مقداد برابر حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں آتے تھے مشورہ کرتے اور امت میں واپس جاتے۔ اتنے میں عمر آئے اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام سے گفتگو کی اور ان کو قسم دلائی اور کہا "اگر یہ لوگ آپ کے پاس آتے رہے تو میں اس گھر کو جلانے کا حکم دونگا۔[۱] ایک دوسری روایت میں ہے۔" "میں اس گھر کو منہدم کر دونگا۔"[۲]

## حضرت علی علیہ السلام کے پاس ان لوگوں کا آنا

عمر ابو بکر کے پاس آئے اور کہا۔ "کیا آپ ان انکار کرنے والوں سے بیعت نہیں لیں گے[۳] سب لوگوں نے تو آپ کی بیعت کر لی ہے صرف ایک شخص اور ان کے خاندان والوں نے۔ اور یہ بس چند لوگ ہیں۔"[۴]

جناب سلمان کی روایت کے مطابق: "آپ علی کے پاس بیعت کے لئے کسی کو بھیجئے جب تک یہ بیعت نہ کریں اس وقت تک ہماری کوئی حیثیت نہیں گرچہ ساری امت ہماری بیعت کیوں نہ کر لے۔"[۵]

---

۱ المصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۴ص ۲۶۷

۲ الجواب الحاسم، تالیف قاضی اسد آبادی جلد ۲۰/ق جلد ۲/ ۲۹۹۔

۳ الامامۃ والسیاسۃ جلد ۱/ ۱۹

۴ سلیم بن قیس ص ۲۴۹

۵ سلیم بن قیس ص ۸۲



ایک دوسری روایت کے مطابق: "اے شخص تیرے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے جب تک علی علیہ السلام تمہاری بیعت نہ کریں۔ کسی کو ان کے پاس بھیج تا کہ وہ بیعت کریں بقیہ لوگ تو بس ذلیل لوگ ہیں ابو بکر نے قنفذ کو بھیجا اور اس سے کہا علی سے جا کر کہو۔ خلیفۃ الرسول نے آپ کو بلایا ہے۔ قنفذ گیا اور تھوڑی ہی دیر کے بعد واپس آیا اور ابو بکر سے کہا: انھوں نے کہا ہے:

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے علاوہ کسی اور کو خلیفہ نہیں بنایا ہے۔"[۱] تم لوگوں نے کس قدر جلد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھنا شروع کر دیا۔[۲]

ابن عباس کی روایت کے مطابق اس طرح ہے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: **تم لوگوں نے کتنی جلدی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرنا شروع کر دیں اور کتنی جلد تم مرتد ہو گئے خدا کی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے علاوہ کسی اور کو خلیفہ نہیں بنایا ہے۔ قنفذ تم تو بس ایک پیغام رساں ہو تم جا کر ان سے کہہ دو۔ خدا کی قسم تم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلیفہ نہیں بنایا ہے اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین کون ہے۔ قنفذ نے ابو بکر تک یہ پیغام پہونچا دیا اس پر ابو بکر نے کہا۔ علی نے سچ کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خلیفہ نہیں بنایا ہے۔**[۳]

ایک اور روایت میں اس طرح ہے: جب قنفذ نے جناب فاطمہ علیہا السلام سے کہا۔

---

۱ تفسیر عیاشی جلد ۲/ ۶۶-۶۷، الاختصاص ص ۱۸۵-۱۸۶

۲ الامامۃ والسیاسۃ جلد ۱/ ۱۹

۳ سلیم بن قیس ص ۲۴۹، بحار الانوار جلد ۲/ ۲۹۷

https://downloadshiabooks.com/

مجھے ابو بکر ابن ابی قحافہ خلیفۂ رسول نے بھیجا ہے۔ آپ علی سے کہہ دیجئے ان کو خلیفۃ المسلمین بلا رہے ہیں علی علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ ان سے کہہ دیجئے جب تم نے کل سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار سے خطاب کیا تھا اس وقت تک تم اس (لقب) کے دعویدار نہیں تھے تم اپنے دوست عمر اور ابو عبیدہ کو دعوت دے رہے تھے اور آج تم خود اس کے دعویدار ہو گئے ہو۔ جناب فاطمہ علیہا السلام نے قنفذ سے یہ پیغام کہہ دیا۔ قنفذ واپس آگیا۔ عمر نے اس سے کہا واپس جاؤ اور کہو خلیفۃ المسلمین آپ کو بلا رہے ہیں۔

قنفذ نے پھر یہ پیغام پہونچا دیا جس پر علی علیہ السلام نے فرمایا۔ خلیفہ بننے والا خلیفہ بنانے والے سے کمتر ہوتا ہے۔ جس کو خلیفہ بنایا گیا ہو وہ بنانے والے پر حکومت نہیں کر سکتا ہے نہ اس کی بات سنی جائیگی اور نہ اس کی اطاعت کی جائیگی۔[1]

اس پر ابو بکر دیر تک روئے،[2] عمر کو بہت غصّہ آیا کودنے لگے اور کھڑے ہو کر کہنے لگے۔ کیا آپ اس انکار کرنے والے سے بیعت نہیں لیں گے۔ ابو بکر نے کہا بیٹھ جاؤ۔ پھر قنفذ نے کہا، ان کے پاس جاؤ اور کہو آپ کو امیر المؤمنین ابو بکر بلا رہے ہیں۔ قنفذ نے جب حضرت علی علیہ السلام کو پیغام سنایا تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم جھوٹ کہا،

واپس جاؤ اور ان سے کہدو تم اپنے کو اس نام سے منسوب کر رہے ہو جو تمہارا

۱ الکشکول، سید حیدر آملی ص ۸۳-۸۴
۲ الامامۃ والسیاسۃ جلد ۱/۱۹



نہیں ہے تم خوب جانتے ہو امیر المؤمنین کوئی اور ہے۔ قنفذ نے دونوں تک یہ بات پہونچا دی۔[1]

جناب سلمان کی روایت میں اس طرح ہے "سبحان اللہ ابھی تو بہت دن بھی نہیں گذرے ہیں تم لوگوں نے سب بھلا دیا خدا کی قسم وہ خوب اچھی طرح سے جانتے ہیں یہ لقب میرے علاوہ کسی اور کے لئے سزاوار نہیں ہے۔ یقیناً حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو حکم دیا تھا اور یہ ساتویں شخص تھے جنھوں نے امیر المؤمنین کہہ کر مجھے سلام کیا تھا۔ ان سات لوگوں میں سے انھوں نے اور ان کے دوست نے یہ سوال بھی کیا تھا۔ کیا یہ خدا اور اس کے رسول کا حکم ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ "یقیناً یہ خدا اور رسول کی طرف سے ہے وہ امیر المؤمنین ہیں، سید المسلمین ہیں، روشن پیشانی والوں کے علمبردار ہیں، خدا قیامت مین ان کو صراط پر بٹھائیگا وہ اپنے دوستوں کو جنت میں اور دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں گے۔"[2]

یہ سن کر عمر غصّے سے کودنے لگے خدا کی قسم میں ان کی کم عقلی سے واقف ہوں ان کی کمزور رائے سے آگاہ ہوں۔ یہ اس وقت تک سیدھے نہیں ہوں گے جب تک ہم ان کو قتل نہ کر دیں۔ مجھے اجازت دیں میں ان کا سر آپ کو پیش کر دیتا ہوں۔ اس پر ابو بکر نے کہا بیٹھ جاؤ۔ انھوں نے انکار کیا، ابو بکر نے قسم دلا کر بٹھایا۔

۱ سلیم بن قیس ص ۲۴۹، بحار الانوار، جلد ۲۸/۲۹۷
۲ سلیم بن قیس ص ۸۲

https://downloadshiabooks.com/

پھر قنفذ سے کہا جاؤ اور ان سے کہو ابو بکر نے آپ کو بلایا ہے۔ قنفذ نے آکر کہا۔ اے علی ابو بکر نے آپ کو بلایا ہے حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میرے دوست میرے بھائی جس کام کی وصیت کر کے گئے ہیں میں اس کام میں مشغول ہوں۔ تم ابو بکر اور جس نے اپنے ارد گرد ظلم وجور جمع کر لیا ہے اس کے پاس جاؤ۔[1]

ایک اور روایت میں اس طرح ہے ابو بکر نے کہا ان کے پاس پھر جاؤ اور کہو چلیے لوگوں نے ان کی بیعت کر لی ہے مہاجرین و انصار اور قریش نے بیعت کر لی ہے۔ آپ بھی ایک مسلمان ہیں جو ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں وہ آپ پر بھی عائد ہوتی ہیں۔ قنفذ یہ پیغام لے کر گیا اور جلد ہی واپس آگیا۔ اور یہ پیغام سنایا۔ انھوں نے فرمایا ہے رسول خدا ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا ہے اور وصیت کی ہے جب میں ان کو دفن کر دوں اس وقت تک گھر سے نہ نکلوں جب تک قرآن کو مرتب نہ کر دوں کیونکہ فی الحال یہ کھجور کی چھالوں اور اونٹ کے شانوں کی (ہڈیوں) پر ہے۔[2]

روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرا حملہ اس طرح کی پیغام رسانیوں کے بعد ہوا۔ لیکن سلیم نے جو سلمان سے روایت نقل کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے یہ حملہ قرآن پیش کرنے کے بعد ہوا۔

جب حضرت علی علیہ السلام نے یہ کہلا دیا: میں نے قسم کھائی ہے میں نماز کے علاوہ

---

۱ سلیم بن قیس ص ۲۴۹، بحار ۲۸/۲۹۷

۲ تفسیر عیاشی جلد ۲/۶۶۔۶۷، الاختصاص، ص ۱۸۶



اس وقت تک اپنے دوش پر عبا نہ ڈالوں گا جب تک قرآن کو مرتب نہ کر لوں۔ اس کے بعد یہ لوگ چند دنوں تک خاموش رہے جب حضرت علی علیہ السلام نے قرآن ایک کپڑے میں مکمل طور پر مرتب کر لیا اس پر مہر لگائی اس کو لے کر مجمع میں آئے اس وقت لوگ مسجد نبوی میں اکٹھا تھے حضرت نے لوگوں کو مخاطب فرما کر بلند آواز میں کہا۔

”ایہا الناس: حضرت رسول خدا ﷺ کے انتقال کے بعد میں ابھی تک ان کے غسل و کفن اور قرآن مرتب کرنے میں مصروف تھا۔ یہ قرآن میں نے مرتب کر دیا ہے یہ اس کپڑے میں ہے خدا نے اپنے رسول پر کوئی آیت نازل نہیں کی مگر یہ کہ وہ سب کی سب میں نے اس میں جمع کر دی ہیں۔ کوئی آیت ایسی نہیں جس کو رسول خدا ﷺ نے مجھے نہ پڑھایا ہو یا جس کی تاویل مجھے نہ بتائی ہو۔ پھر مولا نے فرمایا تا کہ کل تم یہ نہ کہو کہ ہم اس سے غافل تھے اور قیامت کے دن تم یہ نہ کہہ سکو میں نے تم کو اپنی مدد کے لئے نہیں پکارا اور میں نے اپنے حق کی یاد دہانی نہیں کرائی اور تمہیں خدا کی کتاب کے اول و آخر تک دعوت نہیں دی۔“

عمر نے کہا آپ جس کی طرف دعوت دے رہے ہیں اس کی بہ نسبت جو قرآن ہمارے پاس ہے وہ ہمارے لئے کافی ہے۔ یہ سن کر علی علیہ السلام اپنے گھر چلے

https://downloadshiabooks.com/

گئے۔۱ سلیم نے اس کے بعد مذکورہ پیغام رسانیوں کا تذکرہ کرنے کے بعد کہا۔ چند دنوں تک لوگ خاموش رہے۔

## نصرت حق کی دعوت:

جناب سلمان کا بیان ہے جب رات آئی حضرت علی علیہ السلام جناب فاطمہ علیہا السلام کے ہمراہ اپنے دونوں بچوں حسن اور حسین علیہما السلام کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ایک صحابی کے گھر گئے اور ہر ایک کو خدا کے حق کا واسطہ دیا اور ہر ایک کو اپنی نصرت و مدد کی دعوت دی لیکن ہم چار آدمیوں کے علاوہ کسی ایک نے جواب نہیں دیا۔ ہم نے سر منڈایا اور نصرت کے لئے تیار ہوگئے۔ جب حضرت علی علیہ السلام نے دیکھا کہ لوگ ان کا ساتھ نہیں دے رہے ہیں اور سب کے سب ابو بکر کے ساتھ ہیں تو آپ خانہ نشین ہوگئے۔۲

ابن قتیبہ کی روایت اس طرح ہے: حضرت علی دختر رسول جناب فاطمہ علیہا السلام کو لے کر رات میں انصار کے گھر گئے اور ان سے اپنی نصرت و مدد کا مطالبہ کیا۔ لوگ یہ کہنے لگے: اے دختر رسول اب ہم اس شخص کی بیعت کر چکے ہیں۔ اگر آپ کے شوہر اور آپ کے ابن عم ابو بکر سے پہلے ہمارے پاس آتے تو ہم کبھی بھی روگردانی نہ کرتے۔ اس پر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے غسل و

۱ سلیم بن قیس ص ۸۱۔۸۲، بحار جلد ۲۸/ ۳۰۷، میں مسعودی کی کتاب اثبات الوصیۃ اور جلد ۹۲/ ۵۲ میں مناقب سے استخراج کیا گیا ہے۔

۲ سلیم بن قیس ص ۸۱۔۸۳، بحار جلد ۲۸/ ۲۶۴۔۲۶۸



کفن گھر میں چھوڑ دیتا اور حکومت کے لئے نکل آتا؟

جناب فاطمہ نے فرمایا۔ ابو الحسن نے وہی کیا جو ان کے لئے ضروری تھا اور جو ان لوگوں نے کیا ہے خدا ہی اس کا حساب و کتاب لے گا۔۱

## دوسرا حملہ:

جب ابو بکر کو یہ خبر ملی کہ بعض بیعت نہ کرنے والے امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں ابو بکر نے ایک بڑے مجمع کے ساتھ عمر کو وہاں بھیجا۔۲ انھوں نے آکر ان لوگوں کو آواز دی ان لوگوں نے باہر نکلنے سے انکار کیا۔ عمر نے لکڑیاں منگائیں اور کہا جس کے اختیار میں عمر کی جان ہے اگر تم لوگ نہ نکلے تو گھر کو گھر والوں کے ساتھ آگ لگا دوں گا۔ اس پر لوگوں نے کہا۔ اے ابو حفص اس گھر میں تو فاطمہ علیہا السلام ہیں۔ عمر نے کہا ہوا کریں!!!۳

۱ الامامۃ والسیاسۃ ص ۱۹

۲ الاِحتجاج ص ۸۰

۳ الاِمامۃ والسیاسۃ جلد ۱/ ۱۹ (حقیر کہتا ہے) علامہ طبرسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس ٹکڑے کو عبد اللہ بن عبد الرحمن (جن سے ابن قتیبہ نے اسی روایت کو نقل کیا ہے) اس طرح روایت کی ہے جب عمر کو معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ بیعت نہیں کریں گے تو کہا: مجھے تمہاری کوئی پرواہ نہیں میں ایسا ہی کروں گا (یعنی گھر میں آگ لگا دوں گا) اس لئے کہ میں نے ڈرانے کا ارادہ کر رکھا ہے۔ الاحتجاج ص ۸۰، بحار جلد ۲۸/ ۲۰۴، اور اس مطلب کے تحریف شدہ ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس لئے کہ کیسے ممکن ہے کہ ایک سنّی یہ کہے کہ عمر نے کہا "چاہے اس گھر میں فاطمہ علیہا السلام ہی کیوں نہ ہوں۔" اور شیعہ اس طرح روایت کرتے ہیں؟! ہاں یہ احتمال دیا جا سکتا ہے کہ راوی ہو سکتا ہے حالت تقیہ

https://downloadshiabooks.com/

عمر نے گھر میں آنے کی اجازت طلب کی جو نہیں ملی تو عمر نے بہت شور مچایا اور دھمکیاں دیں۔[۱]

## زبیر کا باہر نکلنا

اس وقت زبیر تلوار کھینچے ہوئے باہر نکلے[۲] اور کہنے لگے یہ تلوار اس وقت تک نیام میں نہ جائیگی جب تک تم لوگ علی کی بیعت نہیں کر لیتے۔[۳] انھوں نے عمر پر تلوار سے حملہ بھی کرنا چاہا خالد بن ولید نے ایسا پتھر مارا کہ جو زبیر کی گردن پر لگا اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی۔[۴]

ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے۔ عمر جب عادتاً زبیر کے سامنے سے بھاگ گئے زبیر نے پیچھا کیا زبیر ایک پتھر سے ٹکرا کر گر گئے وہ پیٹھ کے بھل گرے تھے۔[۵] ایک روایت میں اس طرح ہے کہ زبیر کا پیر پھسل گیا اور وہ زمین پر گر گئے ابو بکر نے کہا: اس کتے کو پکڑ لو۔[۶] ایک روایت کے مطابق عمر نے کہا اس کتے سے

---

میں رہا ہو اور اس میں اتنی جرأت نہ رہی ہو کہ وہ روایت کو اس طرح بیان کرے جیسے موجود ہے۔

۱ مثالب النواصب ص ۱۳۶۔۱۳۷، الرسائل الاعتقادیہ جلد ۱/ ۴۴۷

۲ تاریخ طبری جلد ۳/ ۲۰۲

۳ تاریخ طبری جلد ۳/ ۲۰۲۔ الکامل، ابن اثیر جلد ۲/ ۳۲۵

۴ الاختصاص، ص ۱۸۶

۵ مثالب النواصب، ص ۱۳۶-۱۳۷، الرسائل الاعتقادیہ جلد ۱/ ۴۴۷-۴۴۸

۶ آمالی شیخ مفید، ص ۴۹-۵۰



ہوشیار رہو! لوگ زبیر پر ٹوٹ پڑے[۲] اور چالیس آدمیوں نے ان کو گھیر لیا۔[۳] زیاد بن لبید انصاری اور ایک دوسرے آدمی نے ان کا گلا دبا دیا۔[۴] اور تلوار ان کے ہاتھ سے چھوٹ گئی یا گر گئی۔[۵] عمر نے کہا، تلوار لے لو اور اس کو پتھر پر مار دو۔[۶] لیکن ایک روایت میں اس طرح ہے۔ "ابو بکر نے منبر پر بیٹھے بیٹھے کہا تلوار کو پتھر پر مار دو۔[۷] سلمہ بن اسلم نے زبیر کی تلوار لے کر پتھر یا دیوار پر مار کر توڑ دی۔[۸] ایک روایت میں ہے "محمد بن سلمہ نے تلوار توڑ دی۔[۹]

تیسری روایت میں ہے خود عمر نے پتھر پر مار کر تلوار توڑ دی۔[۱۰] جو لوگ گھر میں تھے وہ باہر نکل آئے اور حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ سب نے بیعت کر لی۔[۱۱]

---

۱ مثالب النواصب ص ۱۳۶-۱۳۷، الرسائل الاعتقادیہ جلد ۱/ ۴۴۷-۴۴۸

۲ تاریخ طبری جلد ۳/ ۲۰۲

۳ بحار الانوار، جلد ۳۰/ ۲۹۱

۴ شاید عبد اللہ بن ابی ربیعہ مراد ہیں، تثبیت الإمامۃ ص ۱۷ میں مراجعہ فرمائیں۔

۵ شرح نہج البلاغہ جلد ۲/ ۵۶

۶ تاریخ طبری جلد ۳/ ۲۰۳، الکامل جلد ۲/ ۳۲۵

۷ شرح نہج البلاغہ جلد ۲/ ۵۶ و جلد ۶/ ۴۸

۸ المسترشد ص ۳۷۸

۹ شرح نہج البلاغہ جلد ۱/ ۴۸

۱۰ شرح نہج البلاغہ جلد ۶/ ۴۸

۱۱ دوسرے حملے پر گھر کے اندر جتنے افراد تھے جب باہر آ گئے سوائے اہل بیت علیہم السلام کے اور ان لوگوں نے اس وقت تک بیعت نہیں۔ مراجعہ فرمائیں، الکافی جلد ۸/ ۲۴۵، رجال الکشی جلد ۱/ ۲۶، تفسیر عیاشی جلد ۱/ ۱۹۹۔ بحار الانوار جلد ۲۲/ ۳۳۳، ۳۵۱۔

https://downloadshiabooks.com/

کیونکہ انھوں نے یہ قسم کھائی تھی کہ اس وقت تک گھر سے باہر نہ نکلوں گا دوش پر عبا نہ ڈالوں گا جب تک قرآن مرتب نہ کرلوں۔ جناب فاطمہ علیہا السلام نے دروازہ پر آکر کہا میں نے تم لوگوں سے زیادہ بدتر کوئی قوم نہیں دیکھی۔ تم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنازے کو چھوڑ کر کانٹ چھانٹ شروع کردی۔ نہ تم لوگوں نے ہماری حکومت قبول کی اور نہ ہمارا حق واپس کیا نہ ہم سے کوئی مشورہ کیا تم لوگوں کی نگاہوں میں ہمارا کوئی حق ہی نہیں ہے۔؟![1]

ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے۔ تم لوگوں نے ٹکڑے ٹکڑے کردیا ہے نہ تم نے ہماری حکومت تسلیم کی نہ تم ہمارے لئے کسی حق کے قائل ہو۔ ایسا لگتا ہے کہ تم کو معلوم ہی نہیں ہے کہ غدیر کے دن کیا کہا گیا تھا۔ خدا کی قسم اس دن (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) ان کے لئے امامت و ولایت کا عہد و پیمان لیا تھا تاکہ اس حکومت سے تمہاری امیدیں منقطع ہوجائیں لیکن تم نے اپنے اور اپنے نبی کے درمیان تمام رشتوں کو توڑ دیا دنیا اور آخرت میں خدا ہمارے اور تمہارے درمیان حساب وفیصلہ کرے گا۔[2]

## آخری حملہ کی تیاری

عمر نے ابو بکر سے کہا: آپ کو کون چیز روک رہی ہے کیوں نہیں بھیج کر ان

---

۱ الامامۃ والسیاسۃ جلد ۱/۱۹

۲ احتجاج ص ۸۰، بحار الانوار جلد ۲۸/۲۰۴



سے بیعت طلب کرتے[1] اگر آپ نہیں کرسکتے تو میں ضرور بالضرور یہ کام کروں گا۔ پھر غصّہ میں بھرے ہوئے باہر نکلے اور قبیلوں اور خاندان والوں کو اس طرح بلایا "خلیفۂ رسول کی آواز پر لبیک کہو ہر طرف سے لوگ لبیک کہتے ہوئے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جمع ہوگئے اس وقت عمر نے ابو بکر سے کہا میں نے آپ کے لئے سواروں اور پیادوں کو جمع کردیا ہے۔[2] ابو بکر نے کہا کس کو ان کے پاس بھیجا جائے؟

عمر نے کہا: قنفذ اس لئے کہ وہ بدمزاج غصہ ور خشک بنی عدی بن کعب کے آزاد شدگان میں ہے۔ اس کے ہمراہ کچھ اور لوگوں کو بھی مددگار کے طور پر۔[3] اور قنفذ سے کہا جاؤ ان لوگوں کو گھر سے باہر نکالو اگر آجائیں تو ٹھیک ورنہ ان کے دروازہ پر لکڑیاں جمع کرو اور ان کو یہ بتادو اگر بیعت کے لئے باہر نہ نکلے تو پورے گھر کو آگ لگادینگے۔[4]

قنفذ گیا اس نے علی علیہ السلام سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ اجازت نہیں ملی قنفذ کے ساتھی عمر و ابو بکر کے پاس واپس آگئے یہ دونوں اس وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے گرد لوگ جمع تھے۔ ان لوگوں نے کہا۔ ہمیں اجازت نہیں دی گئی۔ عمر نے کہا جاؤ واپس جاؤ پھر اجازت طلب کرو اگر مل گئی تو ٹھیک ورنہ بغیر اجازت

---

۱ سلیم بن قیس ص ۸۳

۲ کوکب دری جلد ۱/۱۹۴۔۱۹۵

۳ سلیم بن قیس ص ۸۲

۴ الجمل ص ۱۱۷

https://downloadshiabooks.com/

کے داخل ہو جاؤ۔ وہ لوگ واپس آئے اجازت طلب کی۔

جناب فاطمہ نے فرمایا۔ میں تم لوگوں کو کسی بھی صورت میں بغیر اجازت گھر میں آنے نہیں دوں گی۔

یہ سن کر قنفذ وہیں کھڑا رہا اور بقیہ لوگوں نے واپس آکر کہا: جناب فاطمہ یہ فرما رہی ہیں لہٰذا ہم نے ان کی اجازت کے بغیر گھر میں داخل ہونا مناسب نہیں سمجھا۔

## آخری حملہ

یہ سن کر عمر کو بہت غصہ آیا اور کہا ہمارے کام میں عورتوں کا کیا دخل۔ جو لوگ وہاں موجود تھے ان سے کہا لکڑیاں اکٹھا کرو۔[1]

ایک دوسری روایت کے مطابق یہ سن کر عمر بہت اچھلے کودے خالد بن ولید اور قنفذ سے کہا آگ اور لکڑیاں جمع کرو۔[2] ابو بکر نے عمر سے کہا سب سے زیادہ سنگ دل اور سخت دل آدمی کو بلاؤ۔[3] اور ان لوگوں کو گھر سے باہر نکالو اور اگر انکار کریں تو ان سے جنگ کرو۔[4] عمر ایک بڑی جماعت[5][6] کے ساتھ نکلے جن میں

۱ سلیم بن قیس ص ۸۳

۲ سلیم بن قیس ص ۲۵۰

۳ انساب الأشراف جلد ۱/ ۵۸۷-۵۸۸

۴ العقد الفرید جلد ۱/ ۲۵۹ طبع مصر

۵ الیعقوبی جلد ۲/ ۱۲۶، المسترشد ص ۳۷۷-۳۷۸

۶ شرح نہج البلاغہ جلد ۶/ ۴۹، الاحتجاج ص ۸۰



صحابہ[1] مہاجرین، انصار[2] فتح مکہ کے بعد آزاد شدگان[3] منافقین[4] پست عرب اور جنگ کے باقیماندہ[5] افراد تھے ان کو لے کر نکلے۔ ایک روایت کے مطابق ان کی تعداد تین (۳۰۰) سو تھی۔[6] لوگوں نے اور بھی تعداد بیان کی ہے۔ ان میں یہ لوگ نمایاں تھے۔

۱۔ عمر بن خطاب[7]

۲۔ خالد بن ولید[8]

۳۔ قنفذ[9]

۱ الکشکول ص ۸۳-۸۴

۲ تاریخ الخمیس جلد ۲/ ۱۶۹

۳ علم الیقین جلد ۲/ ۶۸۶

۴ وہی مدرک، مؤتمر علماء بغداد ص ۶۳، کامل بہائی جلد ۱/ ۳۰۵، حدیقۃ الشیعہ ص ۳۰

۵ مصباح الزائر ص ۴۶۳-۴۶۴

۶ جنّات الخلود ص ۱۹

۷ تمام مؤرخین کا اتفاق ہے کہ ان لوگوں میں عمر بن خطاب تھے۔

۸ تفسیر عیاشی جلد ۲/ ۶۶، شرح نہج البلاغہ جلد ۲/ ۵۷ و جلد ۶/ ۴۸، مؤتمر علماء بغداد ص ۶۳، الاختصاص، ص ۱۸۶، سلیم بن قیس ص ۲۵۱، کامل بہائی جلد ۱/ ۳۰۵، الکشکول ص ۸۳-۸۴، الہدایۃ الکبریٰ ص ۱۷۸-۱۷۹، بحار الانوار جلد ۳۰/ ۲۹۰، ۳۴۸ و جلد ۵۳/ ۱۳۔

۹ تفسیر عیاشی جلد ۲/ ۳۰۷-۳۰۸، مؤتمر علماء بغداد ص ۶۳، الجمل ص ۱۱۷، سلیم بن قیس ص ۱۸۴، الہدایۃ الکبریٰ ص ۱۷۸-۱۷۹ و ۴۰۰، حدیقۃ الشیعہ ص ۳۰، بحار الانوار جلد ۳۰/ ۲۹۰-۳۴۸ و جلد ۵۳/ ۱۸

https://downloadshiabooks.com/

۴۔ عبد الرحمن بن عوف[۱]

۵۔ اسید بن حضیر (حصین) اشہلی[۲]

۶۔ سلمہ بن سلامہ بن دقش اشہلی[۳]

۷۔ سلمہ بن اسلم[۴] ایک روایت کے مطابق۔ سلمہ بن اسلم بن جریش اشہلی۔[۵]

۸۔ مغیرہ بن شعبہ[۶]

۹۔ ابو عبیدہ بن جراح[۷]

۱۰۔ ثابت بن قیس بن شماس[۸]

۱۱۔ محمد بن سلمہ[۹]

---

۱ السنن تالیف بیہقی جلد ۸ / ۱۵۲، المستدرک جلد ۳ / ۶۶، حیاۃ الصحابۃ تالیف کاندھلوی جلد ۲ / ۱۳، شرح نہج البلاغہ جلد ۶ / ۴۸، الکشکول ص ۸۳ - ۸۴ وحدیقۃ الشیعہ ص ۳۰

۲ شرح نہج البلاغہ جلد ۲ / ۵۰ و جلد ۶ / ۱۱ و ۴۷، الامامۃ والسیاسۃ جلد ۱ / ۱۸، الاحتجاج ص ۷۳، تاریخ الخمیس جلد ۲ / ۱۶۹

۳ شرح نہج البلاغہ جلد ۲ / ۵۰ و جلد ۶ / ۴۷، الاحتجاج ص ۷۳، تاریخ الخمیس جلد ۲ / ۱۶۹

۴ ۴شرح نہج البلاغہ جلد ۶ / ۱۱، الامامۃ والسیاسۃ جلد ۱ / ۱۸

۵ المسترشد ص ۳۷۸

۶ الاختصاص، ص ۱۸۶، تفسیر عیاشی جلد ۲ / ۶۶، کوکب دری جلد ۱ / ۱۹۴

۷ کوکب دری جلد ۱ / ۱۹۴

۸ تاریخ الخمیس جلد ۲ / ۱۶۹، شرح نہج البلاغہ جلد ۶ / ۴۸

۹ شرح نہج البلاغہ جلد ۶ / ۴۸، سنن بیہقی جلد ۸ / ۱۵۲، المستدرک جلد ۳ / ۶۶، حیاۃ الصحابۃ تالیف



۱۲۔ سالم مولیٰ، ابی حذیفہ[۱]

۱۳۔ اسلم عدوی[۲]

۱۴۔ عیاش بن ربیعہ[۳]

۱۵۔ ہرمز الفارسی (عمر بن ابی المقدام کے دادا)[۴]

۱۶۔ عثمان[۵]

۱۷۔ زیاد بن لبید[۶]

۱۸۔ عبد اللہ بن ابی ربیعہ[۷]

۱۹۔ عبد اللہ بن زمعہ[۸]

۲۰۔ سعد بن مالک[۹]

---

کاندھولوی جلد ۲ / ۱۳

۱ الجمل ص ۱۱۷، الاختصاص، ص ۱۸۶، تفسیر عیاشی جلد ۲ / ۶۷

۲ الشافی تالیف ابن حمزۃ جلد ۴ / ۱۷۳

۳ الشافی تالیف ابن حمزۃ جلد ۴ / ۱۷۳

۴ الاختصاص، ص ۱۸۶، تفسیر عیاشی جلد ۲ / ۶۶-۶۷

۵ الاختصاص، ص ۱۸۶، تفسیر عیاشی جلد ۲ / ۶۶-۶۷

۶ شرح نہج البلاغہ ۳ / ۵۶ و جلد ۶ / ۴۸

۷ تثبیت الامامۃ ص ۱۷

۸ مثالب النواصب ص ۱۳۶

۹ مثالب النواصب ص ۱۳۶

https://downloadshiabooks.com/

۲۱۔ حماد[۱]

بعض لوگوں نے ابو بکر کا بھی نام لیا ہے[۲] بعض نے زید بن ثابت کا بھی ذکر کیا ہے۔[۳] عمر نے ان سب سے کہا۔ آؤ ہم سب مل کر لکڑیاں جمع کریں۔[۴] لوگ لکڑیاں[۵] اور آگ[۶] لے آئے اور عمر سلگتی ہوئی رسی لے کر آئے[۷] ایک دوسری روایت کے مطابق بھڑکتا ہوا شعلہ لے کر آئے[۸] اور یہ کہہ رہے تھے۔ اگر یہ نکل کر بیعت کرنے سے انکار کریں تو میں ان کا گھر جلادوں گا۔ لوگوں نے ان سے کہا: اس گھر میں تو جناب فاطمہ ہیں کیا ان کو بھی جلادیں گے۔ کہا: میں فاطمہ کا مقابلہ کرلوں گا۔[۹]

---

۱ مثالب النواصب ص ۱۳۶

۲ الاختصاص، ص ۱۸۶، تفسیر عیاشی جلد ۲/ ۶۶، کوکب دری جلد ۱/ ۱۹۴-۱۹۵، شاید یہ اس روایت سے استفادہ کیا گیا جس کو شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی امالی ص ۴۹--۵۰ میں نقل کیا ہے۔ مراجعہ فرمائیں

۳ زید ابن ثابت کا نام ایک گڑھی ہوئی روایت میں ہے جس کو ابو سعید خدری نے روایت کیا ہے مراجعہ فرمائیں کنز العمال جلد ۵/ ۶۱۳

۴ دلائل الامامۃ جلد ۲/ بحار الانوار جلد ۳۰/ ۲۹۳

۵ طرائف ص ۲۳۹، نہج الحق ص ۲۷۱، مؤتمر علماء بغداد ص ۶۳، دلائل الإمامۃ ص ۲۴۲، (طبع مؤسسۂ بعثت ص ۴۵۵) سلیم بن قیس ص ۸۳ اور بہت سے مدارک۔

۶ تفسیر عیاشی جلد ۲/ ۳۰۸، سلیم بن قیس ص ۲۵۰، الهدایۃ الکبریٰ ص ۱۷۸-۱۷۹

۷ انساب الأشراف جلد ۱/ ۵۸۶

۸ العقد الفرید جلد ۴/ ۲۴۲ (کتابخانہ نہضت مصریہ) تاریخ ابو الفداء جلد ۱/ ۱۵۶

۹ الشافی، تالیف ابن حمزہ جلد ۴/ ۱۷۳



یہ سب لوگ علی علیہ السلام کے گھر کی طرف گئے۔ گھر کو گھر والوں سمیت جلانے کا ارادہ رکھتے تھے۔[۱] ابی بن کعب کی روایت ہے ہم نے گھوڑوں کے ہنہنانے، لگام کی جھنکاروں، نیزوں کے ٹکرانے کی آوازیں سنیں، ہم اپنے گھروں سے نکلے لوگ علی کے گھر تک پہونچ چکے تھے۔[۲] جناب فاطمہ علیہا السلام دروازہ کے پیچھے کھڑی تھیں سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی کے غم سے بہت زیادہ دبلی ہوگئی تھیں۔[۳] جب ان لوگوں کو آتے دیکھا تو دروازہ بند کرلیا ان کو پورا یقین تھا کہ یہ لوگ بغیر اجازت کے داخل نہیں ہوں گے[۴] لوگوں نے بہت زور سے دروازہ کھٹکھٹایا[۵] زور زور سے چیخنے لگے۔ جو لوگ گھر میں موجود تھے ان کو طرح طرح کی باتیں سنانے لگے۔[۶] اور ابو بکر کی بیعت کرنے کی دعوت دیتے رہے[۷] عمر نے چلّا کر کہا: یا بن ابی طالب دروازہ کھولو۔[۸]

- خدا کی قسم اگر دروازہ نہ کھولا تو گھر کو آگ لگا دونگا۔[۹]

---

۱ العقد الفرید جلد ۴/ ۲۴۲، تاریخ ابو الفداء جلد ۱/ ۱۵۶، امالی شیخ مفید ص ۵۰، اور دیگر مدارک

۲ کوکب دری ص ۱۹۴-۱۹۵

۳ سلیم بن قیس ص ۲۵۰

۴ تفسیر عیاشی جلد ۲/ ۶۷، الاختصاص، ص ۱۸۶

۵ دلائل الامامۃ جلد ۲/ بحار جلد ۳۰/ ۲۹۰، الکشکول تالیف آملی ص ۸۳-۸۴

۶ حدیقۃ الشیعہ ص ۳۰

۷ الشافی تالیف ابن حمزۃ جلد ۴/ ۱۷۱

۸ سلیم بن قیس ص ۲۵۰

۹ علم الیقین جلد ۲/ ۶۸۷، التتمۃ فی تواریخ الأئمہ علیہم السلام ص ۵۲

https://downloadshiabooks.com/

- جس کے اختیار میں میری جان ہے بیعت کے لئے باہر نکلو ورنہ اس گھر کو جلا دونگا۔[۱]
- علی باہر نکلو مسلمانوں کے فیصلہ کو قبول کرو ورنہ ہم تم سے جنگ کریں گے۔[۲]
- اے فرزند ابو طالب اگر تم گھر سے نہ نکلے اور لوگوں کی طرح بیعت نہیں کی تو ہم گھر کو اس کے اہل سمیت آگ لگادیں گے۔[۳]
- اے فرزند ابو طالب دروازہ کھولو ورنہ تمہارے گھر کو آگ لگادیں گے۔[۴]
- بیعت کے لئے باہر نکلو خلیفہ رسول کی بیعت کرو ورنہ تم پر آگ برسائیں گے۔[۵]
- علی باہر نکلو ورنہ اس گھر کو آگ لگادیں گے۔[۶]

جناب فاطمہ دروازہ کے پیچھے آکر کھڑی ہو گئیں اور فرمایا۔ اے گمراہو، اے جھوٹو تم کیا کہہ رہے ہو اور کیا چاہتے ہو۔

---

۱ السقیفہ تالیف علامہ جوہری، اسی سے شرح نہج البلاغہ جلد ۲/۵۶، اسی سے ملتا جلتا تاریخ طبری جلد ۳/۲۰۲، المسترشد ص ۳۷۸

۲ الہدایۃ الکبریٰ ص ۴۰۶، بحار الانوار جلد ۵۳/۱۳

۳ الکشکول ص ۸۳-۸۴

۴ کامل بہائی ص ۳۰۵

۵ سلیم بن قیس ص ۸۳

۶ کوکب دری ص ۱۹۴-۱۹۵



عمر نے کہا: اے فاطمہ

جناب فاطمہ علیہا السلام: عمر تم کیا چاہتے ہو۔

عمر: تمہارے ابن عم کو کیا ہو گیا ہے تم کو جواب کے لئے بھیجا ہے اور خود پردے میں بیٹھے ہیں۔

جناب فاطمہ علیہا السلام: اے بدبخت تیری سرکشی کی بنا پر باہر آئی ہوں۔ تم پر اور ہر گمراہ پر اپنی حجت تمام کرنا چاہتی ہوں۔

عمر: ان باتوں کو چھوڑو۔ عورتوں کی کہانیاں نہ بیان کرو علی سے کہو باہر نکلیں۔

جناب فاطمہ علیہا السلام: کوئی شرم و حیا نہیں۔ کیا تم شیطان کے گروہ سے مجھے ڈرارہے ہو۔ اے عمر اور شیطان کا گروہ کمزور ہے۔

عمر: اگر علی نہ نکلے تو بہت زیادہ لکڑیاں لے کر آیا ہوں میں اس گھر اور گھر والوں کو جلادونگا مگر یہ کہ علی بیعت کریں۔[۱]

جناب فاطمہ علیہا السلام: اے عمر تم ہم کو ہمارے حال پر کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔

عمر: دروازہ کھولو ورنہ تمہارے گھر کو آگ لگادوں گا۔[۲]

ایک دوسری روایت کے مطابق عمر نے کہا۔ اے فاطمہ دختر رسول، جو لوگ

---

۱ دلائل الامامۃ جلد ۲/ بحار جلد ۳۰/۲۹۳

۲ سلیم بن قیس ص ۸۳-۴۸ و ۲۵۰

https://downloadshiabooks.com/

آپ کے گھر میں ہیں ان کو باہر نکالیں مسلمانوں کی طرح وہ بھی ان باتوں کو تسلیم کریں۔ ورنہ سب کو آگ لگادونگا۔[۱]

ایک روایت کے مطابق: جو بات امت نے قبول کی ہے تم لوگ بھی اس کو قبول کرو۔[۲]

ایک روایت کے مطابق: اے فاطمہ: یہ کون لوگ تمہارے گھر میں اکٹھا ہیں؟ اگر یہ لوگ اس سے باز نہیں آتے تو میں گھر کو گھر والوں کے ساتھ جلادونگا۔[۳]

چوتھی روایت یہ ہے: عمر نے جناب فاطمہ سے کہا۔ جو لوگ گھر میں ہیں ان کو باہر نکالئے ورنہ گھر کو گھر والوں سمیت جلادونگا۔

جناب فاطمہ علیہا السلام: میرے بچوں کے ساتھ میرا گھر جلادوگے۔

عمر: ہاں خدا کی قسم اگر وہ باہر نہ نکلیں اور بیعت نہ کریں۔[۴]

جناب فاطمہ علیہا السلام: اے ابن خطاب کیا تم میرا گھر جلتے ہوئے دیکھوگے۔

---

۱ الجمل ص ۱۱۷
۲ روضۃ المناظر جلد ۱۱/۱۱۳ (حاشیہ کامل ابن اثیر)
۳ کامل بہائی جلد ۲/۲۴
۴ الطرائف ص ۲۳۹، نہج الحق ص ۲۷۱



عمر: ہاں۔[۱]

جناب فاطمہ علیہا السلام: وائے ہو تم پر خدا اور اس کے رسول پر اتنی جرأت کیا تم رسول کی نسل کو دنیا سے مٹادینا چاہتے ہو، خدا کے نور کو خاموش کردینا چاہتے ہو لیکن خدا اپنے نور کو مکمل کرے گا؟

عمر: فاطمہ علیہا السلام بس خاموش رہو۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت موجود نہیں ہیں اور نہ ہی فرشتے خدا کی طرف سے امر و نہی واحکام لے کر آنے والے ہیں اور آپ تو بس عام مسلمانوں کی طرح ہیں اگر آپ چاہیں تو ان لوگوں کو ابو بکر کی بیعت کے لئے گھر سے باہر نکالئے ورنہ آپ سب کو آگ لگادونگا۔

جناب فاطمہ علیہا السلام روتے ہوئے فرمایا: خدایا ہم تیری بارگاہ میں تیرے نبی، تیرے رسول اور تیرے منتخب کردہ کے نہ ہونے کی شکایت کرتے ہیں۔ تیری بارگاہ میں فریاد ہے امت ہماری مخالفت پر آمادہ ہے خدایا جو حق تونے اپنی کتاب میں اپنے نبی کے ذریعہ ہمارے لئے قرار دیا تھا امت اسے چھین رہی ہے۔

---

۱ انساب الاشراف جلد ۱/۵۸۶

https://downloadshiabooks.com/

عمر: اے فاطمہ علیہا السلام اس طرح کی باتیں نہ کرو۔ عورتوں کی حماقتیں الگ رکھو خدا تمہارے لئے نبوت اور خلافت کو ایک گھر میں نہیں قرار دے گا۔[۱]

جناب فاطمہ علیہا السلام: اے عمر کیا تمہیں خدا کا خوف نہیں ہے تم میرے گھر میں داخل ہونا چاہتے ہو مجھ پر حملہ کرنا چاہتے ہو؟

عمر نے واپس جانے سے انکار کر دیا۔[۲]

## دروازے کا جلنا اور محسن کا ساقط ہونا

عمر نے گھر کے پاس لکڑیاں جمع کرنے کو کہا اور وہ خود آگ لے کر آگے بڑھے[۳] اور اس طرح چیخ رہے تھے۔ گھر کو گھر والوں سمیت جلا دو۔[۴]

جناب فاطمہ علیہا السلام نے بلند آواز میں فریاد کی۔ اے بابا، اے رسول اللہ، آپ کے بعد ابن خطاب اور ابن ابی قحافہ نے کتنا ستایا ہے۔

جب لوگوں نے جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کے رونے کی آواز سنی تو روتے ہوئے واپس چلے گئے عمر اور کچھ لوگ باقی رہ گئے[۵] عمر نے آگ منگائی اور دروازہ میں

---

۱ الہدایۃ الکبریٰ ص ۴۰۷، بحار جلد ۵۳/ ۱۸
۲ سلیم بن قیس ص ۸۴ و ۲۵۰
۳ تفسیر عیاشی جلد ۲/ ۳۰۸
۴ الملل والنحل جلد ۱/ ۵۷
۵ الامامۃ والسیاسۃ جلد ۱/ ۲۰، المسترشد ص ۳۷۷-۳۷۸



لگا دی[۱] آگ دروازہ کی لکڑیوں میں لگ گئی[۲] گھر میں دھواں بھر گیا[۳] قنفذ نے اندر ہاتھ ڈال کر دروازہ کھولنا چاہا۔[۴]

جناب فاطمہ علیہا السلام نے دونوں ہاتھوں سے دروازہ کھولنے سے روکا اور کہا۔ میں تم لوگوں کو خدا کا اور اپنے بابا رسول خدا کا واسطہ دیتی ہوں ہم کو چھوڑ دو اور واپس چلے جاؤ۔

عمر نے قنفذ سے کوڑا لیا اور جناب فاطمہ علیہا السلام کے بازو پر مارا، کوڑا جناب فاطمہ کے ہاتھوں پر پڑا جس سے کالا کالا نشان پڑ گیا۔[۵،۶]

عمر نے دروازہ پر لات مار کر دروازہ توڑ دیا[۷] جناب فاطمہ نے اپنے شکم کے حمل کو دروازہ سے چھپایا اور اس کو ڈھال بنایا۔ عمر نے دروازہ پر لاتیں ماریں[۸] اور فاطمہ کو دیوار اور دروازہ کے درمیان بہت شدت سے دبایا یا عنقریب تھا کہ اس شدت سے ان کی روح پرواز کر جائے۔

---

۱ سلیم بن قیس ص ۲۵۰
۲ الہدایۃ الکبریٰ ص ۴۰۷، بحار الانوار جلد ۵۳/ ۱۹
۳ الشافی تالیف سید مرتضیٰؒ جلد ۳/ ۲۴۱
۴ الہدایۃ الکبریٰ ص ۴۰۷، بحار جلد ۵۳/ ۱۹
۵ وہی مدرک ص ۱۷۸-۱۷۹
۶ وہی مدرک ص ۴۰۷ و بحار جلد ۵۳/ ۱۳
۷ تفسیر عیاشی جلد ۲/ ۶۷، الاختصاص، ص ۱۸۶
۸ دلائل الامامۃ جلد ۲/ بحار جلد ۳۰/ ۲۹۴

https://downloadshiabooks.com/

ان کے سینے میں دروازہ کی کیل گھس گئی[۱] سینے اور پستان سے خون بہنے لگا[۲] منہ کے بھل زمین پر گریں اور آگ بھڑک رہی تھی[۳] بہت دردناک فریاد جس سے مدینہ تہہ و بالا ہو گیا فریاد کی:

اے بابا، اے رسول اللہ، کیا آپ کی چہیتی بیٹی کے ساتھ یہی کیا جاتا ہے اے فضہ مجھے سنبھالو۔ خدا کی قسم ان لوگوں نے میرے شکم میں میرے بچہ کو قتل کر دیا۔ دیوار کا سہارا لیا اس وقت وہ شدید دردزہ میں مبتلا تھیں[۴] چھ ماہ کے محسن شکم میں تھے اور وہیں سقط ہو گئے[۵] عمر گھر میں گھس آیا........ (یہاں وہ جسارت و ظلم ہے جس کا ترجمہ کرنے کی قلم میں تاب نہیں ہے) (اور ایسی عظیم جسارت کی جس سے) کان کی بالیاں گر کر زمین پر بکھر گئیں۔[۶]

حضرت علی علیہ السلام اس حالت میں باہر نکلے آنکھیں بالکل سرخ تھیں سر کھلا تھا

---

۱ مؤتمر علماء بغداد ص ۶۳
۲ کوکب دری ص ۱۹۴-۱۹۵
۳ الہدایۃ الکبریٰ ص ۱۷۸-۱۷۹
۴ دلائل الامامۃ جلد ۲ / بحار جلد ۳۰ / ۲۹۴
۵ الہدایۃ الکبریٰ ص ۴۰۷، بحار جلد ۵۳ / ۱۹
۶ دلائل الامامۃ جلد ۲ / بحار جلد ۳۰ / ۲۹۴، مراجعہ فرمائیں ارشاد القلوب جلد ۲، بحار جلد ۳۰ / ۳۴۹، الہدایۃ الکبریٰ ص ۱۷۹، ۴۰۷، المختصر ص ۴۴-۴۵، بعض روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ شہزادی پر یہ جسارت اس وقت کی گئی جب امیر المؤمنین علیہ السلام بیت الشرف سے لے جائے جا رہے تھے۔ مراجعہ فرمائیں کوکب دری ص ۱۹۵



فاطمہ پر اپنی ردا ڈال دی اور سینے سے لگا کر پکارے اے فضہ اپنی شہزادی کی خبر لو دیکھو کس طرح دردزہ میں تڑپ رہی ہیں۔ محسن کی وہیں شہادت ہو گئی۔

فرمایا۔ یہ اپنے نانا سے ملاقات کریں گے اور سارا ماجرا بیان کریں گے اے فضہ ان کو ذرا گھر کے ایک گوشہ میں لے جاؤ۔[۱]

پھر بڑھ کر عمر کی کمر پکڑی ایک جھٹکا دیا اور زمین پر پٹخ دیا ناک اور گردن میں شدید چوٹیں آئیں چاہتے تھے کہ قتل کر دیں مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت یاد آگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر و ضبط سے کام لینے کی وصیت کی تھی۔ فرمایا اے ابن صہاک قسم ہے اس خدا کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت سے سرفراز کیا اگر خدا کی کتاب اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد و پیمان نہ ہوتا (مجھے صبر اور ضبط کرنے کا حکم نہ دیا ہوتا) تو تم میرے گھر میں آ نہیں سکتے تھے۔

عمر نے فریاد کرنا شروع کی لوگوں کو مدد کے لئے پکارا لوگ گھر میں داخل ہو گئے حضرت علی نے تلوار اٹھا لی قنفذ دوڑا دوڑا ابو بکر کے پاس گیا وہ ڈر رہا تھا کہیں علی تلوار لے کر نکل نہ پڑیں۔ کیونکہ وہ حضرت کی بہادری و دلیری سے واقف تھا ابو بکر نے قنفذ سے کہا فوراً واپس جاؤ اگر وہ نہ نکلیں تو گھر گرا دو اور اس کے بعد بھی نہ نکلیں تو گھر میں آگ لگا دو قنفذ واپس آیا وہ اور اس کے ساتھی بلا اجازت گھر میں گھس گئے حضرت علی نے تلوار اٹھائی لیکن اس کثیر مجمع نے تلوار چلانے نہیں دی وہ

---

۱ الہدایۃ الکبریٰ ص ۴۰۸

https://downloadshiabooks.com/

ایک دوسرے پر ٹوٹے پڑ رہے تھے۔[1]

عمر نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا۔ کھڑے ہو اور ابو بکر کی بیعت کرو علی علیہ السلام زمین پر بیٹھ گئے اور اپنے کو گھر میں قید کر لیا عمر نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑا اور کہا: کھڑے ہوئیے حضرت علی علیہ السلام نے کھڑے ہونے سے انکار کیا۔[2] لوگوں نے ان کی گردن میں رسّی ڈال دی۔[3] ایک روایت کے مطابق لوگوں نے ان کی تلوار کی نیام ان کی گردن میں ڈال دی[4] متعدد روایتوں میں ہے وہ حضرت علی کو گھسیٹتے[5] ہوئے باہر لے گئے۔[6] ان کا لباس پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے مسجد لے گئے جناب فاطمہ نے فریاد کی ان لوگوں کو خدا کا واسطہ دیا۔[7] اپنے شوہر اور ان لوگوں کے درمیان حائل ہو گئیں اور فرمانے لگیں خدا کی قسم میں ابن عم کو اس طرح ظلم و زبردستی سے گھسیٹنے نہیں دوں گی وائے ہو تم پر تم لوگوں نے کتنی جلدی ہم اہل بیت کے سلسلے میں خدا اور رسول سے خیانت کی۔ ان کو خیال تھا کہ وہ حضرت علی کو ان لوگوں کے

---

۱ سلیم بن قیس ص ۸۴
۲ شرح نہج البلاغہ جلد ۲/ ۵۷ و جلد ۶/ ۴۹
۳ سلیم بن قیس ص ۸۴، رجال کشی جلد ۱/ ۳۷، الاحتجاج ص ۸۳، الصراط المستقیم جلد ۳/ ۲۵
۴ کوکب درّی جلد ۱/ ۱۹۴-۱۹۵
۵ لَبَّبَ فلاناً، یعنی گریبان پکڑ کر کھینچنا
۶ الایضاح ص ۳۶۷، بصائر الدّرجات ص ۲۷۵، تفسیر عیاشی جلد ۲/ ۶۷، الشافی جلد ۳/ ۲۴۴، الاختصاص، ص ۱۱، ۱۸۶، ۲۷۵، المسترشد ص ۳۸۱، المناقب جلد ۲/ ۲۴۸، شرح نہج البلاغہ جلد ۶/ ۴۵
۷ شرح نہج البلاغہ جلد ۲/ ۵۰



ہاتھوں سے بچالیں گی۔[1] اکثر لوگوں نے فاطمہ کی بنا پر حضرت علی کو چھوڑ دیا۔

عمر نے قنفذ کو حکم دیا فاطمہ کو کوڑے مارو۔ قنفذ نے ان کی پشت اور پہلو پر کوڑے برسائے اور اتنی زور سے مارا کہ جسم نازنین پر اس کے اثرات صاف ظاہر تھے۔[2]

ایک دوسری روایت میں ہے قنفذ نے ان کے چہرے پر وار کیا آنکھ شدید متاثر ہوئی۔[3]

ایک اور روایت میں ہے قنفذ نے اتنی شدّت سے ان کو دھکا دیا جس سے پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ شکم میں بچہ سقط ہو گیا۔ پھر ایسا بستر پر پڑیں کہ اسی میں شہادت ہو گئی۔[4]

ایک اور روایت میں ہے قنفذ نے سر پر پہلو پر اور بازوؤں پر کوڑے مارے بازوؤں پر نیل کے نشانات آخر تک باقی رہے[5] تلوار کے دستہ سے حملہ کیا۔ شاید

---

۱ کوکب درّی ص ۱۹۴-۱۹۵
۲ علم الیقین جلد ۲/ ۶۸۶-۶۸۸
۳ سیرت ائمہ اثنا عشر علیہم السلام جلد ۱/ ۱۴۵
۴ سلیم بن قیس ص ۸۵، الاحتجاج ص ۸۳، شہزادی علیہا السلام کی پسلیوں کے ٹوٹنے کے متعلق دوسری روایتیں بھی ہیں۔ مراجعہ فرمائیں۔ سلیم بن قیس جلد ۲/ ۹۰۷ (مطبعہ حدیثہ) امالی صدوقؒ ص ۱۱۴ (طبع بیروت ص ۱۰۰) الفضائل ص ۹، المختصر ص ۶۱-۱۰۹، بحار الانوار جلد ۱۰۱/ ۴۴، فرائد السّمطین جلد ۲/ ۳۵، ارشاد القلوب ص ۲۹۵۔ مصباح الکفعمی ص ۵۵۳
۵ سلیم بن قیس ۱۳۴، کشکول تالیف آملی ص ۸۳-۸۴، حدیقۃ الشیعہ ص ۳۰، کوکب درّی جلد

https://downloadshiabooks.com/

اسی ضرب سے محسن کی شہادت واقع ہوئی۔[۱] یا کم از کم اس شہادت کا یہ سب سے اہم سبب تھا۔[۲]

ایک روایت میں ہے: خالد بن ولید نے تلوار کی نیام سے وار کیا۔

ایک دوسری روایت میں ہے: خالد نے دروازے کو پیچھے شدت سے دبایا۔ اسی بنا پر بعض معتبر افراد خالد کو سقط محسن کا ذمہ دار قرار دیتے ہیں۔[۳]

ایک روایت میں ہے۔ مغیرہ بن شعبہ نے اتنی شدت سے ضرب لگائی کہ خون نکل آیا یا ان کے شکم پر دروازہ گرادیا۔ لوگ مغیرہ کو بھی سقط محسن کا ذمہ دار قرار دیتے ہیں۔[۴]

ایک روایت میں تو اس طرح ہے عمر نے اپنے اردگرد لوگوں سے کہا۔ فاطمہ پر وار کرو دختر رسول خدا پر کوڑے برسنے لگے۔ یہاں جگر گوشہ رسول خون خون ہوگئیں۔ اس سنگ دل ضرب کا اثر آخر عمر تک باقی رہا اس کے بعد آپ مریض ہوگئیں۔[۵]

---

۱/۱۹۴۔۱۹۵، کبریت احمر ص ۲۷۷

۱ دلائل الامامۃ ص ۴۵ (مطبعہ حدیثہ ص ۱۳۴-۱۳۵)

۲ علم الیقین جلد ۲/۶۸۶-۶۸۸

۳ کشکول تالیف آملی ص ۸۳-۸۴، حدیقۃ الشیعہ ص ۳۰

۴ الاحتجاج ص ۲۸، جلاء العیون تالیف سید شبر جلد ۱/۱۹۳

۵ مؤتمر علماء بغداد ص ۶۳



ایک روایت میں ہے عمر نے پہلو پر نیام سے وار کیا بازو پر کوڑا مارا۔[۱] جس سے بازو نیلا ہو گیا[۲] اور یہ نیل آخر عمر تک باقی رہا۔[۳]

سلمان کا بیان ہے میں نے دیکھا ابو بکر اور اس کے اردگرد کے لوگ رو رہے ہیں۔ وہاں ہر ایک رو رہا ہے۔ صرف عمر، خالد بن ولید، مغیرہ شعبہ پر کوئی اثر نہیں ہے۔ عمر کہہ رہے ہیں ہمیں عورتوں اور ان کی باتوں سے کیا لینا دینا۔[۴]

## دوسری مرتبہ حضرت علی کا اپنے گھر سے لے جایا جانا

لوگ حضرت علی علیہ السلام کو ان کے گھر[۵] سے زبردستی[۶] گھسیٹتے ہوئے لے گئے[۷] اور عمر بہت ہی[۸] بے دردی سے کھینچ رہے تھے[۹] اور بقیہ لوگ ان کے پیچھے پیچھے تھے خود حضرت علی نے فرمایا:

---

۱ سلیم بن قیس ص ۸۴، ۲۵۰ اور مراجعہ فرمائیں، کامل بہائی جلد ۱/۳۰۵، جنات الخلود ص ۱۹

۲ جنۃ العاصمۃ ص ۲۵۲، الشمس الضحیٰ میں ۱۵۴

۳ مصائب المعصومین علیہم السلام ص ۱۲۷ اور اس کے علاوہ متعدد کتابیں جن کا ذکر بھی آئیگا۔

۴ سلیم بن قیس ص ۸۵، ان لوگوں کا رونے (گریہ) کا تذکرہ، الامامۃ والسیاسۃ جلد ۱/۲۰، المسترشد ص ۳۷۷-۳۷۸ میں بھی ہے

۵ المسترشد ص ۳۸۱، الاحتجاج ص ۸۶

۶ الہدایۃ الکبریٰ ص ۱۳۸-۱۳۹

۷ شرح نہج البلاغہ جلد ۶/۱۱

۸ المسترشد ص ۳۷۸، شرح نہج البلاغہ جلد ۲/۵۰ و جلد ۶/۴۷

۹ شرح نہج البلاغہ جلد ۶/۴۹

https://downloadshiabooks.com/

مجھے بیعت کے لئے اس طرح لے گئے جس طرح اونٹ کو گھسیٹ کر لے جاتے ہیں۔[۱] تلواریں کھینچی ہوئی تھیں نیزے چمک رہے تھے خود حضرت کی حالت یہ تھی دل درد سے بھرا تھا، غضب کا غصّہ تھا۔ شدید صبر کے ساتھ غصّہ پر قابو کئے ہوئے[۲] اور بہت تھکے تھکے تھے۔[۳]

ایک روایت میں ہے ان کو دوڑاتے ہوئے لائے[۴] لوگ کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے مدینہ کی گلیاں آدمیوں سے بھری ہوئی تھیں۔[۵] وہ جدھر سے بھی

---

۱ یہ عبارت معاویہ کے خط کا جو جواب امیر المؤمنین علیہ السلام نے دیا ہے، اس میں موجود ہے مراجعہ فرمائیں، وقعۃ صفّین ص ۸۷، الفتوح، تالیف اَعثم کوفی جلد۲/۵۷۸، عِقد الفرید جلد ۴/۳۰۸ـ۳۰۹ (طبع دارالکتاب عربی) نہج البلاغہ ص ۱۲۲ـ۱۲۳، الفصول المختارۃ ص ۲۸۷، تقریب المعارف ص ۲۳۷، مناقب خوارزمی ص ۱۷۵، الاحتجاج ص ۱۷۱، شرح نہج البلاغہ جلد ۱/۷۴، ۱۵ و ۱۸۳، صبح الاعشیٰ جلد۱/۲۲۸ـ۲۳۰، جواہر المطالب جلد۱/۳۵۷، ۳۷۴، الصراط المستقیم جلد۳/۱۱

۲ یہ عبارت معاویہ کے خط کا جو جواب امیر المؤمنین علیہ السلام نے دیا ہے، اس میں موجود ہے مراجعہ فرمائیں، وقعۃ صفّین ص ۸۷، الفتوح، تالیف اَعثم کوفی جلد۲/۵۷۸، عِقد الفرید جلد ۴/۳۰۸ـ۳۰۹ (طبع دارالکتاب عربی) نہج البلاغہ ص ۱۲۲ـ۱۲۳، الفصول المختارۃ ص ۲۸۷، تقریب المعارف ص ۲۳۷، مناقب خوارزمی ص ۱۷۵، الاحتجاج ص ۱۷۱، شرح نہج البلاغہ جلد ۱/۷۴، ۱۵ و ۱۸۳، صبح الاعشیٰ جلد۱/۲۲۸ـ۲۳۰، جواہر المطالب جلد۱/۳۵۷، ۳۷۴، الصراط المستقیم جلد۳/۱۱

۳ مصباح الزائر ص ۴۶۳ـ۴۶۴

۴ شرح نہج البلاغہ جلد۶/۴۵

۵ شرح نہج البلاغہ جلد۶/۴۹



گذرتے تھے بس یہی کہا جاتا تھا "چلو بیعت کرو"۔[۱] سلمان، ابوذر، مقداد، عمار اور بریدہ ان کے ساتھ ساتھ تھے اور لوگوں سے کہہ رہے تھے۔ تم لوگوں نے کتنی جلدی رسول خدا ﷺ سے خیانت کی۔ اور اپنے دلوں میں پوشیدہ بغض و کینوں کو ظاہر کیا۔

بریدہ بن الخصیب الاسلمی نے کہا: اے عمر تم رسول کے بھائی اور ان کے جانشین کے ساتھ یہ سلوک کر رہے ہو، اور ان کی بیٹی کو ستا رہے ہو جبکہ قریش تم سے خوب اچھی طرح واقف ہیں۔[۲] اس وقت حضرت علی علیہ السلام بری طرح ظلم و ستم کا شکار تھے۔ وہ لوگوں کو مدد کے لئے بلا رہے تھے اور فریاد کر رہے تھے[۳] اور یہ فرما رہے تھے: خدا کی قسم اگر اس وقت میرے ہاتھ میں تلوار ہوتی تو کبھی تم میں اتنی جرأت پیدا نہ ہوتی۔ اگر میرے پاس چالیس آدمی بھی ہوتے تو تم سے جہاد کرتا اور تمہیں تتر بتر کر دیتا۔ لیکن خدا کی لعنت ہو ان لوگوں پر جنھوں نے میری بیعت کرنے کے بعد دھوکا دیا۔[۴]

اور یہ بھی فرما رہے تھے۔ ہائے جعفر، افسوس کہ آج جعفر نہیں ہیں، یا حمزہ۔ آج میرے لئے حمزہ نہیں ہیں۔[۵]

---

۱ شرح نہج البلاغہ جلد۶/۴۵

۲ سلیم بن قیس ص۲۵۱

۳ شرح نہج البلاغہ جلد۱۱/۱۱۱، جس میں بہت سے محدّثین سے روایت کی گئی ہے

۴ الاحتجاج ص۸۳

۵ شرح نہج البلاغہ جلد۱۱/۱۱۱

https://downloadshiabooks.com/

لوگ حضرت کو رسول خداﷺ کی قبر کے پاس لے گئے۔ حضرت علی نے قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا:

''یا ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی.''

**اے بھائی قوم نے مجھے کمزور کر دیا ہے اور مجھے قتل کرنا چاہتی ہے۔۱**

حضرت رسول خداﷺ کی قبر مطہر سے دو ہاتھ بلند ہوئے لوگ جانتے تھے کہ یہ رسول خداﷺ کے دست مبارک ہیں قبر سے آواز آئی جو رسول خداﷺ کی آواز تھی۔ ابو بکر کو مخاطب کر کے فرمایا:

''اکفرت بالذی خلقک من تراب ثم من نطفه ثم سوّاک رجلا.''

**کیا تم نے اس خدا کا انکار کر دیا ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا نطفہ سے پیدا کیا اور پھر تم کو مرد بنایا ہے؟۲**

عدی بن حاتم نے کہا: جب میں نے علی کو اس حالت میں دیکھا تو جتنا رحم ان پر آیا مجھے کسی پر نہیں آیا۔۳

یہ منظر دیکھ کر سلمان نے کہا۔ کیا اس طرح کے ۴ اشخاص سے ایسا برتاؤ کیا جاتا ہے؟ خدا کی قسم اگر یہ لوگ خدا سے فریاد کریں تو آسمان زمین پر گر پڑے۔

---

۱ سورہ اعراف/۱۵۰

۲ سورہ کہف/۳۷، بصائر الدرجات ص ۲۷۵، الاختصاص، ص ۲۷۵، المناقب جلد ۲/۲۴۸، کشکول تالیف آملی ص ۸۳-۸۴

۳ الشافی جلد ۳/۲۴۴، تلخیص الشافی جلد ۳/۷۹

۴ الاختصاص، ص ۱۱



ابوذر نے کہا۔ کاش ہمارے ہاتھوں میں تلوار ہوتی؟۱

اس وقت جناب فاطمہ علیہا السلام اس طرح گھر سے باہر نکلیں کہ رسول خداﷺ کا پیراہن ان کے سر پر تھا۔ حسن و حسین کی انگلیاں پکڑے ہوئے تھیں اور روتی جا رہی تھیں لوگوں کو الگ کر رہی تھیں تمام ہاشمی عورتیں ان کے ساتھ باہر نکل آئیں اور سب رو رہی تھیں فریاد کر رہی تھیں اور پکار رہی تھیں۔ اے ابو بکر تم نے کس قدر جلد اہل بیت سے منہ موڑا۔ خدا کی قسم جب تک زندہ رہوں گی عمر سے بات نہیں کروں گی۔۲

میرا تم سے کیا لینا دینا ہے۔ اے ابو بکر کیا تم میرے بچوں کو یتیم اور مجھے بیوہ کرنا چاہتے ہو خدا کی قسم اگر تم باز نہ آئے تو میں اپنے بال بکھیرتی ہوں دامن چاک کرتی ہوں۔ بابا کی قبر پر جا کر خدا کی بارگاہ میں فریاد کروں گی خدا کے نزدیک میرے ابن عم کی منزلت جناب صالح سے کم نہیں ہے۔ اور نہ ناقہ جناب صالحؑ مجھ سے زیادہ اہم ہے اور نہ اس کا بچہ میرے بچوں سے زیادہ خدا کی نگاہوں میں محترم ہے۔

حضرت علیؑ نے سلمان سے کہا۔ ذرا دختر رسول کی خبر لو میں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ کی دیواریں بلند ہو رہی ہیں۔ خدا کی قسم اگر بال بکھیر دیئے اور دامن چاک کر دیا اور قبر نبی پر آکر فریاد کی تو مدینہ کے تباہ و برباد ہونے میں ذرا بھی تاخیر نہ

---

۱ رجال الکشی جلد ۱/۳۷

۲ شرح نہج البلاغہ جلد ۲/۵۶-۵۷ و جلد ۶/۴۹

https://downloadshiabooks.com/

ہو گی۔ جناب سلمان فوراً ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے دختر رسول، خدا نے آپ کے بابا کو رحمت قرار دیا ہے آپ واپس جائیں۔

فرمانے لگیں۔ اے سلمان میں کیسے صبر کروں یہ لوگ علی کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔

سلمان نے عرض کیا: مجھے ڈر ہے کہیں مدینہ تباہ و برباد نہ ہو جائے مجھے علی نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ گھر چلی جائیں۔

فرمانے لگیں: اگر ایسا ہے تو میں واپس جا رہی ہوں صبر کرونگی، اور ان کا کہا مانونگی۔ [۱]

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: اگر وہ بال بکھیر دیتیں تو سب کے سب مر جاتے۔ [۲]

ایک روایت میں اس طرح ہے۔ اس کے بعد جناب فاطمہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی طرف متوجہ ہوئیں اور دردناک انداز سے یہ مرثیہ پڑھا۔

نفسی علی زفراتها محبوسة — يا ليتها خرجت مع الزفرات

لا خير بعدك في الحياة وانما — ابكی مخافة ان تطول حياتي

(میری جان ان آہوں نے قید کر رکھی ہے کاش ان آنسوؤں کے ساتھ

۱ مراجعہ فرمائیں تفسیر عیاشی جلد ۲/ ۶۷، الاختصاص، ص ۱۸۶، الکافی جلد ۸/ ۲۳۷، المسترشد ص ۳۸۱، المناقب جلد ۳/ ۳۳۹۔ ۳۴۰، الاحتجاج ص ۸۶-۸۷

۲ الکافی جلد ۸/ ۲۳۷



یہ بھی نکل جاتی، بابا آپ کے بعد زندگی کا کوئی لطف نہیں، میں تو اس خوف میں رو رہی ہوں کہیں میری عمر طولانی نہ ہو جائے۔)

اس کے بعد فرمایا: اے بابا ہائے افسوس، آپ کے چہیتے، حسن و حسین کے والد پر کیا کیا مصیبت گذر رہی ہے۔ جس کو آپ نے اپنی گود میں بڑا کیا۔ جس کو اپنا بھائی بنایا جو آپ کو سب سے زیادہ عزیز تھا۔ احباب میں سب سے زیادہ قریب تھا۔ جو سب سے پہلے اسلام لایا، آپ کے ساتھ جس نے ہجرت کی، اس کو اس طرح قید کر کے کھینچا جا رہا ہے جس طرح اونٹ کو۔

پھر ایک چیخ ماری اور فرمایا:

وا محمداہ، واحبیباہ، واابا‌ہ، وابا القاسماہ، واحمداہ۔ ہائے مددگاروں کی قلت، فریاد فریاد، ہائے یہ تکلیف و کرب کس قدر زیادہ ہے۔ ہائے یہ غم، ہائے یہ اندوہ، ہائے یہ کیسی صبح ہے یہ کہہ کر غش کھا کر گر گئیں۔ [۱]

ایک روایت میں اس طرح ہے۔ جناب فاطمہ نے اس طرح فریاد کی:

ہائے یہ کیسی میری صبح ہے؟ اس پر ابو بکر نے کہا آپ کی صبح بڑی بری صبح ہے۔ [۱۔۲]

۱ علم الیقین جلد ۲/ ۶۸۶-۶۸۸

۲ جوہری (صاحب لغت) نے کہا: یوم الصباح، یعنی لوٹ مار اور حملے کا دن، (صحاح جوہری جلد ۱/ ۳۸۰) اور علامہ طریحی نے کہا: "یاصباحاہ" یہ وہ کلمہ ہے جس کو فریاد کرنے والا کسی سخت مصیبت کے پڑنے پر کہتا ہے اور در اصل اس وقت جب لوگ لوٹ مار پر کمر باندھ لیں۔ اس لئے

https://downloadshiabooks.com/

## بیعت کے لئے زبردستی

لوگ حضرت علی علیہ السلام کو ابو بکر کے پاس لے گئے اور سامنے بٹھا دیا۔[۲] جبکہ عمر سر پر تلوار لئے کھڑے تھے۔ خالد بن ولید، ابو عبیدہ جراح، سالم مولیٰ ابی حذیفہ، معاذ بن جبل، مغیرہ بن شعبہ، اسید بن حضیر، بشیر بن سعد اور دوسرے لوگ اسلحہ لئے گھیرے ہوئے تھے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: **تم لوگوں نے اپنے نبی کے اہل بیت پر کتنی جلدی حملہ کیا۔ اے ابو بکر تم کس حق کی بنا پر کس میراث کی رو سے کس فضیلت کی بنیاد پر لوگوں سے بیعت لے رہے ہو؟ کیا تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے خلافت و حکومت کے لئے میری بیعت نہیں کی تھی۔**[۳] اس پر عمر حضرت علی کے زانو پر بیٹھ گئے اور دونوں ہاتھوں سے جکڑ لیا۔[۴] اور علی کو جھٹکا دے کر کہا۔ ان باتوں کو چھوڑو اور بیعت کرو۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر بیعت نہ کروں تو کیا کرو گے؟ کہنے لگے۔ ہم آپ کو ذلت سے قتل کر دینگے بعض روایت میں ہے ابو بکر نے کہا اور بعض میں ہے کہ عمر نے کہا: لآاله الا الله کی قسم ہم آپ کی گردن اڑا دینگے۔

---

کہ اکثر وہ لوگ وقت صبح کو بدلہ لیتے تھے۔ گویا واصباحاہ، کا کہنے والا، یہ کہتا ہے کہ ہم کو دشمن نے گھیر لیا۔ (مجمع البحرین جلد ۲/ ۲۸۳)

۱ مصباح الانوار ص ۲۹۰، الارشاد جلد ۱/ ۱۸۹

۲ المسترشد ص ۳۷۷-۳۷۸

۳ سلیم بن قیس ص ۸۴-۸۵ و ۲۵۱

۴ کوکب دری جلد ۱/ ۱۹۴-۱۹۵



فرمایا۔ تم خدا کے بندے اور رسول کے بھائی کو قتل کرو گے۔

ابو بکر یا عمر۔ (مختلف روایتوں کے مطابق) نے کہا۔ خدا کے بندہ ہونے کو تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن رسول خدا کا بھائی ہونا یہ درست نہیں ہے۔[۱]

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

**اگر خدا کا سابق فیصلہ نہ ہوتا اور میرے حبیب کا مجھ سے عہد و پیمان نہ ہوتا تو تم دیکھ لیتے کہ ہم میں سے کس کے ناصر و مددگار کی تعداد کم ہے۔**

اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

**اے گروہ مسلمان، مہاجرین اور انصار میں تم کو خدا کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کیا تم نے غدیر کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ نہیں سنا تھا۔ اور جنگ تبوک کے موقع پر یہ نہیں سنا تھا۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کے بارے میں جو کچھ علی الاعلان بیان فرمایا تھا ایک ایک کے بارے میں دریافت کیا۔ سب نے کہا ہاں سنا تھا۔ جب ابو بکر کو یہ اندیشہ ہوا کہیں لوگ ان کی مدد پر آمادہ نہ ہو جائیں اور ان کو الگ کر دیں تو آگے بڑھ کر کہا۔ آپ نے جو کچھ کہا سب درست اور حق۔ ہم نے خود اپنے کانوں سے سنا اور دل نے اس کو خوب اچھی طرح**

---

۱ سلیم بن قیس ص ۸۶، الایضاح ص ۳۶۷، الإمامة والسیاسة جلد ۱/ ۱۹-۲۰، تفسیر عیاشی جلد ۲/ ۶۷، الاختصاص، ص ۱۸۷، الشافی جلد ۳/ ۲۴۴، المسترشد ص ۳۷۷-۳۸۱، الاحتجاج ص ۸۳

https://downloadshiabooks.com/

محفوظ رکھا۔ لیکن اس کے بعد رسول خدا ﷺ کو فرماتے سنا۔ 'ہم اہل بیت کو خدا نے منتخب کیا ہمیں عزت اور سربلندی دی ہمارے لئے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی اور یقیناً خدا ہم اہل بیت کے لئے نبوت وخلافت کو ایک جگہ قرار نہیں دے گا۔'

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہارے علاوہ بھی کسی صحابی نے رسول خدا ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے؟

عمر نے کہا: خلیفہ رسول نے سچ کہا۔ ہاں ہم نے سنا ہے۔

ابوعبیدہ۔ حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم اور معاذ بن جبل نے بھی کہا ہاں ہم نے بھی رسول خدا ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: "دراصل تم لوگ اس لعنتی معاہدہ کو پورا کررہو جو تم نے ایک دوسرے سے کعبہ میں کیا تھا۔ 'اگر محمد قتل ہوجائیں یا دنیا سے چلے جائیں تو تم ہم اہل بیت سے خلافت وحکومت چھین لوگے'۔"

ابوبکر نے کہا: آپ کو کہاں سے معلوم ہوا۔ ہم نے آپ کو بتایا نہیں؟

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: زبیر، سلمان، ابوذر، مقداد میں تم لوگوں سے خدا کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں۔ جب رسول خدا ﷺ یہ فرمارہے تھے کیا تم لوگ نہیں سن رہے تھے۔ کہ فلاں و فلاں۔ یہاں تک کہ ان پانچوں کا نام لیا کہ ان لوگوں نے آپس میں وہ عہد وپیمان کیا ہے جس پر یہ اس وقت عمل کررہے ہیں۔

سب نے کہا یقیناً ہم نے رسول خدا ﷺ سے سنا تھا۔ ان لوگوں نے آپس میں



جو تحریری عہد وپیمان کیا تھا کہ اس طرح عمل کریں گے۔ اگر میں قتل کردیا گیا تو اے علی یہ لوگ تم سے خلافت کو دور کردیں گے۔

اے علی اس پر آپ نے کہا۔ اے اللہ کے رسول آپ پر میرے ماں باپ قربان اس وقت کے لئے آپ کا حکم میرے لئے کیا ہے؟

رسول خدا ﷺ نے آپ سے فرمایا: اگر یار ومددگار مل جائیں تو قرآن سے جہاد کرنا مقابلہ کرنا اور اگر مددگار نہ ملیں تو اپنی جان کی حفاظت کرنا۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: "خدا کی قسم جن چالیس افراد نے میری بیعت کی اگر وہ وفاداری کرتے تو میں خدا کی خاطر تم سے جہاد کرتا۔ خدا کی قسم قیامت تک تمہاری نسل میں کسی کو یہ نہ ملے گی۔ اور تمہاری اتنی جرأت کہ تم رسول کے قول سے خدا کے اس قول کی تکذیب کررہے ہو۔"

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا [1]

کتاب سے نبوت مراد ہے حکمت سے سنت ملک سے خلافت اور ہم ہیں آل ابراہیم۔

اس وقت بریدہ نے کھڑے ہو کر کہا۔ اے عمر کیا تم دونوں کو رسول خدا ﷺ نے حکم نہیں دیا تھا کہ علی کے پاس جاؤ اور ان کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام

---

۱ سورہ نساء/ ۵۴

https://downloadshiabooks.com/

کرو اس پر تم دونوں نے کہا تھا۔ یہ حکم خدا اس کے رسول کی طرف سے ہے؟ آنحضرت نے فرمایا تھا۔ ہاں

ابو بکر نے کہا۔ اے بریدہ ہاں ایسا ہی تھا۔ لیکن تم غائب تھے اور ہم لوگ موجود تھے اس کے بعد تو ایک دوسری ہی صورت سامنے آگئی۔

ایک روایت میں اس طرح ہے۔ ابو بکر نے کہا: ہاں ایسا ہی تھا لیکن رسول خدا ﷺ نے اس کے بعد فرمایا تھا نبوت و خلافت میرے اہل بیت میں یکجا نہیں ہو سکتی ہے۔

بریدہ نے کہا: خدا کی قسم کیا رسول خدا ﷺ نے یہ فرمایا تھا۔

عمر نے کہا: تمہارا ان باتوں سے کیا سروکار تم اس میں کیوں دخل دے رہے ہو۔

بریدہ نے کہا: خدا کی قسم جس شہر میں تم لوگ رہو گے میں وہاں نہیں رہوں گا۔

عمر کے حکم سے بریدہ کو وہاں سے مار کر بھگا دیا گیا۔

پھر جناب سلمان کھڑے ہوئے اور اس طرح مخاطب ہوئے۔

اے ابو بکر خدا سے ڈرو۔ جہاں تم بیٹھے ہو کھڑے ہو، یہ جگہ ان کے سپرد کر دو جو اس کے اہل ہیں لوگ قیامت تک سکون و آرام سے زندگی بسر کریں گے۔ دو آدمی بھی آپس میں جھگڑا نہیں کریں گے۔

ابو بکر نے کوئی جواب نہیں دیا۔ سلمان نے اپنی بات پھر دہرائی۔ عمر نے سلمان کو جھڑک دیا اور کہا تمہیں ان باتوں سے کیا مطلب؟ سلمان نے کہا۔ عمر ذرا آرام سے۔ اے ابو بکر تم یہ جگہ اس کے حقدار کے لئے چھوڑ دو۔ لوگ قیامت تک



سکون و اطمینان سے زندگی بسر کریں گے۔ اور اگر یہ کام نہ کیا تو لوگوں کے درمیان خوں ریزی ہوگی۔ پست، آزاد کردہ، اور منافقین دین اسلام میں دلچسپی لینے لگیں گے۔ خدا کی قسم اگر مجھے یہ علم ہو میں کسی مظلوم کا دفاع کر سکتا ہوں۔ دین کی عزت کا سبب بن سکتا ہوں تو میں قدم بہ قدم تلوار سے جنگ کروں گا۔ تم لوگ رسول کے جانشین کے خلاف متحد ہو گئے ہو! پھر بلاؤں کے لئے تیار رہو اور راحت و سکون سے مایوس ہو جاؤ۔

اس کے بعد جناب ابوذر کھڑے ہوئے۔ اور اس طرح مخاطب ہوئے۔

اے نبی کے بعد گمراہ ہو جانے والو! نافرمانی کی بنا پر ذلیل ہونے والو! خدا فرماتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ.

**"یقیناً خدا نے آدم و نوح اور آل ابراہیم کو دنیا میں منتخب قرار دیا ہے۔ بعض ذریت بعض سے ہیں اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔"**[1]

آل محمد جناب نوح کی ذریت میں ہیں آل ابراہیم جناب ابراہیم کی ذریت میں جناب اسماعیل کی نسل کے منتخب اور برگزیدہ افراد عترت رسول ہیں۔ یہ نبوت کے اہل بیت ہیں مرکز رسالت ہیں۔ ملائکہ کا ٹھکانہ ہیں یہ آسمان کی طرح بلند، پہاڑ کی طرح مستحکم، کعبہ کی طرح محترم، صاف و شفاف چشمہ، راہ دکھانے والے ستارے،

۱ سورہ آل عمران/ ۳۳

https://downloadshiabooks.com/

بابرکت درخت جس کی ضیا روشن جس کا روغن مبارک، حضرت محمد مصطفٰے خاتم النبیّین تمام بنی آدم کے سردار ہیں علی وصی الاوصیاء پرہیز گاروں کے پیشوا نجات یافتہ افراد کے رہبر۔ وہی صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہیں وہی محمد مصطفٰی کے وصی ہیں ان کے علم کے وارث ہیں۔ تمام مؤمنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ صاحب اختیار۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ، وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ

"نبی تمام مؤمنین پر خود ان سے زیادہ اختیارات رکھتے ہیں ان کی ازواج تمہاری مائیں ہیں۔ اولی الارحام ایک دوسرے پر ولایت رکھتے ہیں یہ بات اللہ کی کتاب میں مذکور ہے۔"[1]

جس کو خدا نے مقدم کیا تم بھی اس کو آگے بڑھاؤ اور جن کو خدا نے پیچھے رکھا ہے تم بھی ان کو پیچھے رکھو اللہ نے جس کو ولی و وزیر بنایا ہے تم بھی اس کو ولی و وزیر تسلیم کرو۔

اس کے بعد ابوذر، مقداد اور عمار نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا: آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ اگر آپ حکم دیں تو جب تک قتل نہ ہو جائیں جنگ کرتے رہیں گے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا تم لوگوں پر رحمت نازل کرے۔ خاموش رہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو وصیت کی ہے اس کو یاد کرو۔ یہ لوگ خاموش ہوگئے۔

۱ سورہ احزاب/۶



اس کے بعد رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائی اور ام سلمہ آگے بڑھیں اور فرمانے لگیں:

اے عتیق تم لوگوں نے آل محمد سے اپنے حسد کو کس قدر ظاہر کر دیا ہے۔ عمر نے ان لوگوں کو مسجد سے نکل جانے کا حکم دیا اور کہا عورتوں سے ہمارا کیا سروکار۔[1]

پھر عمر نے ابو بکر سے کہا: (اس وقت ابو بکر منبر پر بیٹھے ہوئے تھے) آپ کو کس نے منبر پر بٹھایا ہے۔ اور یہ جنگجو (علی علیہ السلام) یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور کھڑے ہو کر آپ کی بیعت نہیں کرتے ہیں۔ آپ ان کی گردن زدنی کا حکم کیوں نہیں دیتے۔ حسن اور حسین وہیں کھڑے ہوئے یہ منظر دیکھ رہے تھے عمر کی باتیں سن کر رونے لگے۔ حضرت علی علیہ السلام نے کلیجہ سے لگالیا اور فرمایا: مت روؤ یہ لوگ تمہارے والد کو قتل نہیں کرسکتے ہیں۔ اس وقت عمر نے کہا اے فرزند ابوطالب کھڑے ہو اور بیعت کرو۔

فرمایا۔ اگر میں بیعت نہ کروں؟

عمر۔ ہم آپ کی گردن اڑادیں گے۔[2]

یہ گفتگو تین بار تکرار ہوئی۔[3]

حضرت علی علیہ السلام نے قبر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رخ کر کے فرمایا:

۱ سلیم بن قیس ص۸۶-۸۷،۲۵۱-۲۵۲

۲ ایک روایت میں ہے کہ عمر نے علی بن ابیطالب علیہ السلام اور زبیر سے کہا: البتہ تم دونوں اطاعت کی صورت میں یا مجبوری کی حالت پر بیعت کروگے۔ (تاریخ طبری جلد ۳/۲۰۳)

۳ سلیم بن قیس ص۸۸-۸۹

https://downloadshiabooks.com/

يا ابن اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَ كَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِیْ۔[1]

بعض روایتوں کے مطابق آپ نے یہ جملہ اس گفتگو سے پہلے فرمایا۔[2] بعض میں ہے کہ بعد میں فرمایا۔[3] آسمان کی طرف رخ کر کے فرمایا: خدایا تو گواہ رہنا۔[4]

لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ کو زبردستی کھینچا آپ نے مٹھی بند کر لی تھی لوگوں نے کھولنے کی بھرپور کوشش کی مگر نہ کھول سکے۔ ابو بکر نے اسی بند مٹھی سے اپنے ہاتھ کو مس کر لیا۔[5]

اس وقت حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

**میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔**

میرے بڑے اونچے اور طاقتور اصحاب آئیں گے تا کہ پل صراط سے گذر جائیں میں ان کو دیکھوں گا وہ مجھے دیکھیں گے۔ میں ان کو پہچانوں گا وہ مجھے پہچانیں گے۔ لیکن مجھ سے دور کر دیئے جائیں گے میں کہوں گا خدایا یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں۔

جواب ملے گا۔ آپ کو کیا معلوم ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کیا کیا۔ جیسے

---

۱ سلیم بن قیس ص ۸۹، الاحتجاج ص ۸۴، المسترشد ص ۳۷۷-۳۷۸، سورہ اعراف / ۱۵۰

۲ بصائر الدرجات ص ۲۷۵، تفسیر عیاشی جلد ۲ /۶۷، الاختصاص، ص ۱۸۶، ۲۷۵، المناقب جلد ۲ /۲۴۸

۳ الامامۃ والسیاسۃ جلد ۱ / ۱۹-۲۰، علم الیقین جلد ۲ /۳۸۶-۳۸۸

۴ الشافی جلد ۳ / ۲۴۴

۵ اثبات الوصیۃ ص ۱۵۳-۱۵۵، الشافی جلد ۳ / ۲۴۴، علم الیقین جلد ۲ ص ۳۸۶-۳۸۸



ہی آپ ان سے جدا ہوئے یہ سب مرتد ہو گئے۔

میں کہوں گا یہ دور ہوں اور عذاب میں گرفتار ہوں۔[1]

## جناب فاطمہ علیہا السلام

اس ظلم و ستم کے آثار جناب زہرا علیہا السلام کے جسم اطہر پر باقی رہے۔ اس کے بعد آپ غمگین رہتی تھیں اور مریض ہو گئیں۔[2] یہاں تک کہ بستر پر پڑ گئیں۔

جسم کمزور ہوتا گیا دبلی ہوتی چلی گئیں بس سایہ کے علاوہ اور کچھ باقی نہ رہا۔[3] شدید مریض ہو گئیں۔ جن لوگوں نے ستایا تھا ان کو آنے کی اجازت نہیں دی۔[4] زندگی کے آخری لمحات تک کسی نے آپ کو مسکراتے نہیں دیکھا۔[5]

## ابو بکر اور عمر کا عیادت کو آنا

جب مرض نے شدّت اختیار کر لی۔[6] عمر نے ابو بکر سے کہا: ہم جناب فاطمہ

---

۱ سلیم بن قیس ص ۹۳

۲ مؤتمر علماء بغداد ص ۶۳

۳ دعائم الاسلام جلد ۱ / ۲۳۲

۴ دلائل الامامۃ ص ۴۵، بحار جلد ۴۳ / ۱۷۰

۵ حلیۃ الاولیاء جلد ۲ / ۴۳، المعجم الکبیر، تالیف طبرانی جلد ۲۲ / ۳۹۹، الطبقات جلد ۲ / ق ۲ / ۸۴، المستدرک جلد ۳ / ۱۶۲، تہذیب الکمال جلد ۳۵ / ۲۵۱، مجمع الزوائد جلد ۹ / ۲۱۱-۲۱۲، البدایہ والنہایہ جلد ۶ / ۶۷

۶ سلیم بن قیس ص ۲۵۳، بحار الانوار جلد ۲۸ / ۳۰۳

https://downloadshiabooks.com/

علیہا السلام کے پاس جانا چاہتے ہیں ہم نے ان کو ناراض کیا ہے۔ ان لوگوں نے ملاقات کی اجازت مانگی۔ جناب فاطمہ علیہا السلام نے اجازت نہیں دی۔[1] یہ لوگ بار بار اصرار کرتے رہے۔[2] پھر ایک دن حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ آپ تو جانتے ہیں کہ ہمارے اور فاطمہ کے درمیان کیا کیا ہوا اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہمیں ملاقات کی اجازت دلادیں تاکہ ہم ان سے اپنی گناہوں کی معذرت کرلیں۔[3]

ایک روایت میں اس طرح ہے۔ جب ابو بکر نے یہ دیکھا کہ اجازت نہیں مل رہی ہے تو خدا سے عہد کیا۔ جب تک فاطمہ علیہا السلام سے ملاقات کی اجازت نہیں مل جاتی اور فاطمہ کو راضی نہیں کرلیتا سایہ کے نیچے نہیں بیٹھوں گا۔ یہ رات انھوں نے بقیع میں آسمان کے نیچے گذاری۔ عمر نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا بوڑھے ہیں نرم دل ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار میں رہے ہیں۔ ہم کئی مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اجازت طلب کی مگر انھوں نے انکار کر دیا۔ ہم حاضر خدمت ہو کر ان کو راضی کرنا چاہتے ہیں اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہمیں ملاقات کی اجازت دلادیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ جناب فاطمہ علیہا السلام کی خدمت میں

---

۱ الامامۃ والسیاسۃ ص ۱۹

۲ الشافی جلد ۴/۲۱۴، شرح نہج البلاغہ جلد ۱۶/۲۱۸

۳ سلیم بن قیس ص ۲۵۳، بحار جلد ۲۸/۳۰۳



حاضر ہوئے اور کہا۔ آپ کو ان دونوں سے جو تکلیفیں پہونچی ہیں وہ آپ جانتی ہیں یہ لوگ بار بار آئے لیکن آپ نے اجازت نہیں دی اب ان لوگوں نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں ان کے لئے آپ سے اجازت حاصل کروں۔

فرمایا۔ خدا کی قسم میں ان کو ہرگز اجازت نہیں دوں گی اور نہ ان سے گفتگو کروں گی اور ان لوگوں نے جو کچھ میرے ساتھ کیا ہے بابا سے اس کی شکایت کروں گی۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

میں نے ان لوگوں سے اجازت دلانے کی بات کی ہے۔[1]

فرمایا: اگر ایسا ہے تو یہ گھر آپ کا گھر ہے اور میں آپ کی فرمانبردار ہوں میں آپ کی مخالفت نہیں کروں گی۔ آپ جسے چاہیں اجازت دے دیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے ان کو اجازت دلادی۔

جب یہ لوگ آئے اور جناب فاطمہ کو سلام کیا۔ جناب فاطمہ علیہا السلام نے منھ پھیر لیا اور سلام کا جواب نہیں دیا۔ ان لوگوں نے دوسری جانب جاکر سلام کیا آپ نے پھر سلام کا جواب نہیں دیا اور منھ پھیر لیا یہ کئی بار ہوا۔

جناب فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا: اے علی پردہ ڈال دو۔ وہاں موجود عورتوں سے کہا میرا رخ دوسری طرف کر دو۔ جب آپ نے منھ پھیر لیا۔ ابو بکر نے کہا۔

---

۱ الشافی جلد ۴/۲۱۴

https://downloadshiabooks.com/

اے بنت رسول ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ آپ کی خوشنودی حاصل کرنے اور آپ کی ناراضگی سے پناہ طلب کرنے کے لئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں آپ ہمیں معاف کردیں۔

فرمایا۔ میں تم لوگوں سے گفتگو نہ کروں گی ایک لفظ بات نہیں کروں گی میں اپنے بابا سے تمہارے مظالم کی شکایت کروں گی۔

کہنے لگے: ہم آپ سے معذرت چاہتے ہیں۔ ہمیں معاف کردیں اور جو کچھ تکلیف آپ کو ہماری طرف سے پہونچی ہے اس کی شکایت نہ کریں۔ ہم اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہیں آپ ہم سے ناراض نہ رہیں۔

جناب فاطمہ علیہاالسلام نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف رخ کر کے فرمایا۔

میں ان دونوں سے بات نہیں کروں گی۔ انھوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو سنا ہے وہ سوال کرتی ہوں اگر ان لوگوں نے صحیح جواب دیا تو پھر غور کروں گی۔

کہئے آپ ضرور دیارفت کریں ہم حق اور سچ کے علاوہ کچھ نہ کہیں گے۔

فرمایا۔ میں تم دونوں کو خدا کی قسم دے کر سوال کرتی ہوں کیا تم دونوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''فاطمہ بضعة منی و انا منہا، من آذاھا فقد آذانی، و من آذانی فقد آذی اللہ و من آذاھا بعد موتی فکان کمن آذاھا فی حیاتی و من آذاھا فی



حیاتی کان کمن آذاھا بعد موتی.''

''فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اور میں ان سے ہوں، جس نے ان کو اذیت پہونچائی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت پہونچائی اس نے خدا کو اذیت دی جس نے ان کو میری موت کے بعد اذیت پہونچائی گویا اس نے میری زندگی میں ان کو اذیت پہونچائی اور جس نے میری زندگی میں ان کو اذیت پہونچائی گویا اس نے میری موت کے بعد ان کو اذیت پہونچائی۔''

دونوں نے کہا: ہاں ہم نے سنا ہے۔

فرمایا: الحمد للہ۔ پھر فرمایا: خدا تجھ کو گواہ قرار دیتی ہوں اور یہاں جو موجود ہیں ان سب کو گواہ قرار دے کر کہتی ہوں۔ ان دونوں نے میری زندگی اور میری موت کے بعد مجھے اذیت پہنچائی ہے۔ جب تک زندہ رہوں گی تم دونوں سے بات نہیں کروں گی اور جو کچھ تم دونوں نے میرے ساتھ کیا ہے خدا سے اس کی شکایت کروں گی۔

یہ سن کر ابو بکر رونے لگے فریاد کرنے لگے۔ کاش میری ماں نے مجھے پیدا نہ کیا ہوتا۔ عمر نے کہا۔ مجھے تو لوگوں پر تعجب ہے کیسے آپ کو خلیفہ بنادیا آپ تو بڑھاپے کی بنا پر فاسد العقل ہوگئے ہیں۔ عورتوں کی ناراضگی سے رونے لگتے ہیں اور ان کی خوشنودی سے خوش ہوجاتے ہیں۔[1]

---

۱ علل الشرائع ۱۸۶-۱۸۷، بحار جلد ۴۳/ ۲۰۲-۲۰۳

https://downloadshiabooks.com/

ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے۔

جناب فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا:

میں تم دونوں کو خدا کی قسم دے کر سوال کرتی ہوں۔ کیا تم دونوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا:

"فاطمہ کی خوشنودی میری خوشنودی ہے۔ فاطمہ کی ناراضگی میری ناراضگی ہے۔ جس نے میری بیٹی فاطمہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔ جس نے فاطمہ کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔"

دونوں نے کہا۔ ہاں ہم نے سنا ہے۔

فرمایا: میں خدا اور اس کے ملائکہ کو گواہ قرار دے کر کہتی ہوں۔ تم دونوں نے مجھے ناراض کیا ہے اور مجھے خوشنود نہیں کیا ہے۔ جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کروں گی تم دونوں کی شکایت کروں گی۔

جب یہ لوگ چلے گئے جناب فاطمہ علیہا السلام نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا آپ جو چاہتے تھے کیا میں نے وہی کیا۔ فرمایا۔ بالکل وہی کیا۔

فرمایا: اگر میں آپ سے کچھ کہوں آپ کریں گے۔

فرمایا جی ہاں۔

فرمایا: میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتی ہوں۔ یہ دونوں میری نماز جنازہ نہ پڑھیں



اور نہ میری قبر پر آئیں۔[1]

ابو بکر رونے لگے۔ اور آپ یہ فرمار ہی تھی: خدا کی قسم میں ہر نماز میں تمہارے لئے بد دعا کروں گی۔[2]

---

۱ الشافی جلد ۴ / ۲۱۴، شرح نہج البلاغہ جلد ۱۶ / ۲۸۱۔

۲ الامامۃ السیاسۃ ص ۱۹۔ ۲۰، میں (مصنف) کہتا ہوں کہ شہزادی علیہا السلام کا یہ کہنا: خدا کی قسم میں تمہارے لئے بد دعا کرونگی، اس کو بلاذری نے بھی اپنی کتاب انساب الأشراف جلد ۱۰ / ۷۹ (طبع دار الفکر) ابو بکر کے حالات پر ذکر کیا ہے اور جاحظ نے اپنی کتاب، الرسائل (السیاسۃ) ص ۴۶۷، (طبع مکتبہ دار الہلال)، شرح نہج البلاغہ جلد ۱۶ / ۲۶۴، جوہری نے السقیفہ وفدک پر اسی سے شرح نہج البلاغہ جلد ۱۶ / ۲۱۴، جوہری نے السقیفہ وفدک پر اسی سے شرح نہج البلاغہ ۱۶ / ۲۱۴، لیکن بی بی کی عیادت کے لئے ان لوگوں کا جانا، اس کو فریقین کے بہت سے علماء نے ذکر کیا ہے مراجعہ فرمائیں۔ کحالہ کی اعلام النساء ۴ / ۱۲۳، ڈاکٹر محمد بیّومی مہران کی، السیدۃ فاطمہ الزہراء علیہا السلام ص ۱۴۵، توفیق ابو علم کی اہل بیت علیہم السلام ص ۱۶۸، استاد عبد الفتاح کی الامام علی ۱ / ۱۹۳، استاد عبد الفتاح کی فاطمۃ الزہراء ۲ / ۲۵۳، محدث دہلوی کی قرۃ العینین ص ۲۲۹، سلیم بن قیس، ص ۲۵۳، کفایۃ الاثر ۶۰، دلائل الامامہ ۴۵، الشافی، ۴ / ۲۱۴، شرح نہج البلاغہ ۱۶ / ۲۱۸، علل الشرائع ۱۸۶-۱۸۷، بحار ۲۸ / ۳۰۳-۳۶ / ۳۰۷، ۴۳، ۳۰ / ۱۷۰-۲۰۲-۲۰۳

(مصنف) ابو بکر و عمر نے شہزادی کی عیادت اور ان کی رضایت کے حاصل کرنے میں کیوں تاخیر کی یہاں تک کہ مرض سنگین ہوتا گیا اور دونوں کو شہزادی کی وفات کا یقین ہو گیا؟

کیوں فاطمہ زہراء علیہا السلام نے دونوں سے ملاقات نہ کرنے پر اصرار کیا اور علی علیہ السلام نے اجازت دینے کو کہا جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے ان کے سلام کا جواب نہیں دیا؟

کیوں شہزادی نے ان کو معاف نہیں کیا، کیا کسی کو معاف کرنا صفات حسنہ میں سے نہیں ہے جس کا حکم ہمیں قرآن و حدیث میں دیا گیا ہے؟

اس کا جواب واضح ہے، کہ اس سیاسی عیادت سے ان دونوں کا مقصد یہ تھا کہ حقائق کو لوگوں سے

https://downloadshiabooks.com/

## جناب فاطمہ علیہا السلام کی تدفین اور حضرت علی کا گریہ

حضرت علی علیہ السلام تیمارداری کرتے رہے۔ اور پوشیدہ طور سے اسماء بنت عمیس سے مدد لیتے رہے یہاں تک کہ جناب فاطمہ علیہا السلام کی وفات کا وقت آپہونچا آپ نے حضرت علی سے وصیت کی وہ خود ہی ان کو غسل دیں رات میں دفن کریں اور نشانِ قبر مٹا دیں[۱] ان کے غسل و کفن، نماز جنازہ اور دفن میں یہ دونوں اور ان کے اعوان و انصار حاضر نہ ہوں۔[۲]

آپ نے غسل کر کے نیا لباس زیب تن کیا اور فرمایا یہ کپڑا نہ اتار

مخفی رکھیں اسی لئے ان لوگوں نے عیادت کو جناب فاطمہ علیہا السلام کی وفات (شہادت) کے پہلے تک ٹالے رکھا اور شہزادی اجازت نہ دینے پر مصر رہیں۔ اور واضح طور پر بیان کر دیا جب امیر المؤمنین علیہ السلام نے گھر میں داخل ہونے کی اجازت دیدی، تو جناب فاطمہ زہراء علیہا السلام نے اپنے بیان سے ان کے منصوبے پر پانی پھیر دیا اور فرمایا میں ابو بکر کے لئے بد دعا کرونگی، لہٰذا ابو بکر روتے ہوئے گھر سے باہر نکلے ہاں، غلطی کے اقرار کرنے والے کو معاف کیا جاتا ہے نہ کہ اصرار کرنے والے کو، اگر یہ لوگ سچے تھے تو خلافت غصب کی تھی اسے علی علیہ السلام کو واپس کر دیتے غاصب کو اگر اپنے غصب پر شرمندگی ہے تو اسکا علاج معافی نہیں ہے بلکہ غصب کردہ چیز کا واپس کرنا ہے۔ اور کیوں فاطمہ زہرا علیہا السلام کو ان کا حق (فدک) ان کو واپس نہیں کیا؟ اس کے علاوہ یہ تو ایسا جرم ہے جس نے قیامت تک پوری انسانیت کو گھیر رکھا ہے لہٰذا کیسے فاطمہ زہراء علیہا السلام ان دونوں سے راضی ہو جائیں۔

۱ الکافی جلد ۱/ ۴۵۸، آمالی شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۸۱

۲ علل الشرائع ص ۱۸۵، المناقب جلد ۳/ ۳۶۳، مصباح الانوار، اسی سے بحار الانوار جلد ۸۱/ ۳۹۰، ۲۵۴-۲۵۵



جائے۔[۱] بعض روایت میں ہے۔ فرمایا، میرے بازوؤں کو نہ کھولنا۔[۲] شاید آپ چاہتی تھیں کہ آپ کو کپڑے کے اوپر سے غسل دیا جائے تاکہ بدن پر چوٹ کے نشانات علی نہ دیکھنے پائیں۔ لیکن جس وقت حضرت علی علیہ السلام غسل دے رہے تھے۔ بہت بلند آواز میں گریہ فرمایا۔ آپ کے رخسار آنسو سے تر ہو گئے جب لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا:

ان کے جسم پر کوڑے اور چوٹ کے نشانات تھے۔[۳]

مقداد کا بیان تو یہ ہے: جب دختر رسول کا انتقال ہوا آپ کی پشت اور پہلو سے خون بہ رہا تھا اور یہ سب تلوار اور کوڑے کی چوٹ کا اثر تھا۔[۴]

حضرت علی علیہ السلام نے رات میں نماز جنازہ پڑھی۔[۵] بنی ہاشم اور خاص الخاص

۱ حلیۃ الأولیاء جلد ۲/ ۴۳، معجم کبیر، تالیف طبرانی جلد ۲۲/ ۳۹۹، مسند احمد ۶/ ۴۶۱، مجمع الزوائد جلد ۹/ ۲۱۰-۲۱۱، مقتل خوارزمی جلد ۱/ ۸۱، البدایہ ولنہایہ جلد ۵/ ۳۵۰، وفاء الوفاء جلد ۳/ ۹۰۳۔ الاصابہ ۴/ ۳۷۹، اسد الغابہ ۵/ ۵۹۰

۲ طبقات ابن سعد جلد ۸/ ۱۸، الإصابۃ جلد ۴/ ۳۷۹ (جلد ۸/ ۵۸ طبع دار الجیل) سیر اعلام النبلاء جلد ۲/ ۹۵، شرح مواہب، تالیف زرقانی جلد ۳/ ۲۰۶

۳ مراجعہ فرمائیں، مصائب المعصومین علیہم السلام ص ۲۷، بیت الاحزان (تالیف یزدی) ص ۳۳، جامع النورین، ص ۲۴۴، شعشقہ الحسینیۃ ص ۱۴۴-۱۴۵، حزن المؤمنین ص ۶۱، بشارۃ الباکین ص ۲۶، مرقاۃ الایقان جلد ۱/ ۱۱۲، ۱۲۵، انوار الشہادۃ ص ۲۰۷-۲۰۸۔ (مصوّرۃ) ماتم کدہ، تیرہویں مجلس۔

۴ کامل بہائی جلد ۱/ ۳۱۲

۵ اس سلسلے میں عامہ و خاصہ سنی و شیعہ کے بہت مآخذ ہیں جو انشاء اللہ اپنے مقام پر بیان ہو گا۔

https://downloadshiabooks.com/

افراد کے علاوہ کوئی اور شریک نہیں ہوا۔[۱] شریک ہونے والوں میں امام حسنؑ، امام حسینؑ، عقیل، عبد اللہ بن جعفر، سلمان، ابوذر، مقدادؓ، عمار، حذیفہ، بریدہ، عباس اور ان کے فرزند فضل و عبد اللہ، عبد اللہ بن مسعود، اسامہ، زبیر، حضرت علی علیہ السلام کی بیٹیاں اور قریش کی چند عورتیں۔[۲]

حضرت علی علیہ السلام نے دفن کیا اور قبر کا نشان مٹا دیا۔ جب قبر کی مٹی ہاتھوں سے صاف کی تو حزن و غم کا وہ ہجوم ہوا۔ رخسار پر آنسو رواں ہو گئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی طرف رخ کر کے فرمایا:

السلام علیک یا رسول اللہ، والسلام علیک من ابنتک و حبیبتک و قرۃ عینیک و زائرتک و البائتہ فی الثری ببقیعک (ببقعتک) المختار اللہ لھا سرعۃ اللحاق بک

قلّ یا رسول اللہ عن صفیتک صبری و ضعف عن سیدۃ النساء تجلدی الاّ ان فی التاسی لی بسنتک والحزن الذی حلّ بی۔ فی فرقتک موضع التعزی........

اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو آپ پر سلام ہو آپ کی دختر آپ کی چہیتی۔ آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک آپ کی زیارت کرنے والی، آپ

۱ اعلام الوریٰ ص ۱۵۲
۲ المناقب جلد ۳/۳۶۳، بحار الانوار جلد ۴۲/۱۸۰، ۱۸۳، ۱۸۹، ۱۹۲، ۱۹۹—۲۰۰، کافی بہائی جلد ۱/۳۱۲



کی لقیع میں (آپ کے حجرہ میں) زیر خاک سونے والی کی طرف سے۔

خدا نے جلد ان کو آپ سے ملا دیا۔

"اے اللہ کے رسول آپ کی دختر کی جدائی سے میرا صبر کم ہو گیا ہے عورتوں کی سردار کی رخصت سے میری برداشت کمزور ہو گئی ہے آپ کی سنت نمونہ عمل ہے آپ کے فراق کا صدمہ تسلیت کے لئے موجود ہے میں نے ہی آپ کو قبر میں اتارا تھا۔ جبکہ میری آغوش میں آپ نے آخری سانس لی تھی۔ میں نے آپ کی آنکھیں بند کی تھیں اور میں نے ہی آپ کو غسل و کفن دیا تھا۔"

خدا کی کتاب میں بہترین تعزیت ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔[۱]

امانت واپس لے لی گئی رہن شدہ چیز طلب کر لی گئی۔

زہرا چلی گئیں اب یہ دنیا کتنی بد منظر ہو گئی ہے۔

اے اللہ کے رسول، اب میرا غم ہمیشہ رہے گا۔ رات جاگ کر بسر ہو گی۔ دل سے یہ غم کم نہ ہو گا یہاں تک کہ خدا میرے لئے بھی وہ جگہ اختیار کرے جہاں آپ اس وقت مقیم ہیں۔

یہ زخم ہمیشہ ہرا رہے گا۔ یہ غم ہمیشہ تازہ رہے گا خدا نے کتنی جلدی ہمیں ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔ خدایا تیری بارگاہ میں شکوہ و فریاد ہے۔

۱ سورہ بقرہ ۱۵۶

https://downloadshiabooks.com/

اے اللہ کے رسول آپ کی دختر آپ سے ان مظالم کو بیان کریں گی جو امت نے ڈھائے ہیں اور کس طرح ان کے حق کو غصب و برباد کیا ہے۔

آپ خود ان سے تفصیل سے سوال فرمائیں اور حالات دریافت کریں۔

ان کا دل غم والم سے بھرا ہوا ہے۔ ان کو بیان کرنے کا موقع نہیں ہے وہ آپ سے بیان کریں گی۔

یَحْکُمَ اللّٰہُ، وَھُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ.

اللہ ہی فیصلہ کرے گا اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔[1]

اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو الوداعی سلام

نہ سلام سے اکتا چکا ہوں اور نہ ہی بات تمام ہوئی ہے

اگر واپس جا رہا ہوں تو کسی ملامت کی بنا پر نہیں اور اگر ٹھہرا ہوں تو خدا کے وعدہ کی بدگمانی پر نہیں جو اس نے صبر کرنے والوں سے کیا ہے۔

آہ آہ، صبر بہتر ہے۔ اگر زبردستی حکومت حاصل کرنے والوں کا غلبہ نہ ہوتا تو میں آپ کی قبر کے پاس ہی رہتا اور یہیں قیام کرتا جوان پسر کے غم میں مبتلا ماں کی طرح گریہ کرتا۔

خدا کی نگاہوں کے سامنے آپ کی دختر پوشیدہ طور پر دفن کی گئیں اور ان کا حق زبردستی غصب کر لیا گیا۔ علی الاعلان ان کو میراث سے محروم

۱ سورہ یونس ۱۰۹



کر دیا گیا۔

ابھی تو عہد و پیمان کو وقت بھی نہ گذرا تھا آپ کی یاد پرانی بھی نہیں ہوئی تھی۔

اے خدا کے رسول آپ کی بارگاہ میں شکوہ و فریاد ہے آپ کی سیرت بہترین تسلیت و تعزیت ہے۔

اللہ کا درود و سلام ہو فاطمہ پر اور آپ پر

و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔[1]

اللھم اجعله ذخراً لآخرتی و لوحشة قبری

و لیوم لا ینفع مال و لا بنون

اللھم عجل لولیك الفرج واجعلنا من اعوانه و انصاره

احمد علی عابدی

۱۵.۸.۲۰۰۲

۵ج۲/۲۳/۱۴۲۳

۱ امالی شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۸۲، بشارۃ المصطفیٰ ص ۲۵۸، الکافی جلد ۱ ص ۴۵۸، امالی شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ جلد ۱/۱۰۷، (طبع نجف) دلائل الامامۃ ص ۴۷، بحار الانوار جلد ۴۳/ ۱۹۳، ۲۱۱، اور اس سلسلے میں دیگر مآخذ بھی ہیں۔

https://downloadshiabooks.com/